سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2011

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2011

(جمعتہ المبارک18، سوموار21، منگل22، جمعتہ المبارک،25۔مارچ2011)
(یوم الجمع12، یوم الاثنین15، یوم الثلاثہ16، یوم الجمع،19ربیع الثانی1432ھ)

پندرھویں اسمبلی: تئیسواں اجلاس

جلد23:(حصہ دوم):شمارہ جات : 6تا9

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

تئیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،18۔مارچ2011

جلد 23:شمارہ 6

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	ایجنڈا	----------	311
2۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	----------	313
3۔	نعت رسول مقبول ﷺ	----------	314

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	دعائے صحت	
4۔	مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں محمد نواز شریف، صدر پاکستان جناب آصف علی زرداری کے والد محترم جناب حاکم علی زرداری اور معزز ممبر ڈاکٹر سامیہ امجد کی صحت یابی کے لئے دعا ----------	315
	پوائنٹ آف آرڈر	
5۔	معزز ممبر اسمبلی چودھری مونس الٰہی کے خلاف مقدمہ درج کئے بغیر ایف آئی اے کے ہاتھوں گرفتاری ----------	316
6۔	سول سیکرٹریٹ میں پی سی ایس افسران پر پولیس کا تشدد اور گرفتاری ----------	326
7۔	ایف آئی اے کی جانب سے معزز ممبر اسمبلی چودھری مونس الٰہی کی گرفتاری سے جناب سپیکر کو مطلع کرنا ----------	335
	سوالات (محکمہ صحت)	
8۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (تمام سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھے گئے) ----------	336
9۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	369
	پوائنٹ آف آرڈر	
10۔	عدالت عالیہ کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بستی ملوک ملتان میں ایس ایچ او کا تعینات کیا جانا ----------	375
	تحاریک التوائے کار	
11۔	سب رجسٹرار نشتر ٹاؤن اور ڈی ڈی او (آر) کینٹ کے دفاتر میں جعلسازیاں ----------	380
	پوائنٹ آف آرڈر	
12۔	حکومتی سرد مہری اور ڈاکٹروں کی ہڑتال سے ہزاروں مریضوں اور لواحقین کو پریشانی کا سامنا ----------	383

13۔	قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک ----------	386
	قرارداد	
14۔	تحصیل دتہ خیل شمالی وزیرستان میں امن جرگے پر امریکی ڈرون حملے کی شدید مذمت اور امریکی حکام سے معافی طلب کرنے کا مطالبہ ----------	387

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوموار، 21۔مارچ2011	
	جلد 23: شمارہ 7	
15۔	ایجنڈا ----------	391
16۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ----------	395
17۔	نعت رسول مقبول ﷺ ----------	396
	پوائنٹ آف آرڈر	
18۔	سول سیکرٹریٹ میں پی سی ایس افسران کی اپنے مطالبات کے حق میں ہڑتال پر گرفتاری اور جیل میں نامناسب سلوک ----------	399
	تعزیت	
19۔	کوئٹہ میں کوئلے کی کان اور کراچی میں جاں بحق ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت ----------	405
	سوالات (محکمہ مواصلات و تعمیرات)	
20۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (تمام سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھے گئے) ----------	420
	پوائنٹ آف آرڈر	
21۔	قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف کو ایوان میں تقریر کرنے	

	کے حوالے سے وقت کا پابند کرنے پر جناب سپیکر سے رولنگ کا مطالبہ ----------	455
	تحاریک استحقاق	
22۔	ایف آئی اے کی جانب سے معزز ممبر اسمبلی چودھری مونس الٰہی کی گرفتاری کی تحریری اطلاع بروقت جناب سپیکر کو ارسال نہ کرنا ----------	458
23۔	کورم کی نشاندہی ----------	464

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

منگل،22۔مارچ2011

جلد 23:شمارہ 8

24۔	ایجنڈا ----------	466
25۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ----------	468
26۔	نعت رسول مقبول ﷺ ----------	469
	سوالات (محکمہ آبکاری و محصولات)	
27۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	470
28۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ----------	497
29۔	قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک ----------	519
	قرارداد	
30۔	امریکی ریاست فلوریڈا کے چرچ میں ملعون پادری کے ہاتھوں قرآن پاک کی بے حرمتی کی شدید مذمت اور ذمہ داران کے خلاف عالمی عدالت سے انصاف کا مطالبہ ----------	521
31۔	قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک ----------	522

قرارداد

32۔ امریکی ریاست فلوریڈا کے چرچ کے ملعون پادری ٹیری جونز کا قرآن پاک کی بے حرمتی کرنا اور عالم اسلام کو اشتعال دلانے کی مذموم کوشش ---------- 524

جمعتہ المبارک،25۔مارچ2011

جلد 23:شمارہ 9

33۔ ایجنڈا ---------- 534

34۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ---------- 536

35۔ نعت رسول مقبول ﷺ ---------- 537

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

سوالات (محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)

36۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ---------- 538

37۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ---------- 564

پوائنٹ آف آرڈر

38۔ امریکی ملعون پادری ٹیری جونز کے ہاتھوں قرآن پاک کی بے حرمتی کی پُرزور مذمت ---------- 592

39۔ وائس چانسلر یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کی جانب سے اپنے بیٹے کے لئے ایم بی بی ایس کے امتحانی قواعد کی خلاف ورزی کا انکشاف ---------- 597

تحاریک استحقاق

40۔ سیکرٹری آبپاشی کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ نامناسب روّیہ ---------- 602

پوائنٹ آف آرڈر

41۔ جنرل سیلز ٹیکس کو ختم کر کے تاجروں کے مشورے سے ٹیکس وصول کرنے کا مطالبہ ---------- 605

42۔ انڈکس

311

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،18۔مارچ2011

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ صحت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) آثار قدیمہ 2011 (مسودہ قانون نمبر 25 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) آثار قدیمہ 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) (روزگار و بحالی) معذور افراد 2011 (مسودہ قانون نمبر 26 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) (روزگار و بحالی) معذور افراد 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) (رجسٹریشن و کنٹرول) سماجی بہبود کی رضاکار تنظیمیں 2011 (مسودہ قانون نمبر 27 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) (رجسٹریشن و کنٹرول) سماجی بہبود کی رضاکار تنظیمیں 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

313

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا تئیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،18۔مارچ2011

(یوم الجمع،12۔ربیع الثانی1432ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز،لاہور میں صبح11بج کر10منٹ پر زیر صدارت

جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا
مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ
رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ
وَاعْفُ عَنَّا ۟ وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وَارْحَمْنَا ۟ اَنْتَ مَوْلٰىنَا
فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾

سُوْرَةُ البَقَرَة آیت286

اللہ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ اچھے کام کرے گا تو اس کو اُن کا فائدہ ملے گا بُرے کرے گا تو اُسے اُن کا نقصان پہنچے گا۔ اے پروردگار! اگر ہم سے بھول یا چوک ہو گئی ہو تو ہم سے مواخذہ نہ کیجئو۔ اے پروردگار! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیو جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے پروردگار جتنا بوجھ اُٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اُتنا ہمارے سر پر نہ رکھئو۔ اور (اے پروردگار) ہمارے گناہوں سے درگزر کر۔ اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما۔ تو ہی ہمارا مالک ہے اور ہم کو کافروں پر غالب فرما۔

وماعلینا الالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

جا زندگی مدینے سے جھونکے ہوا کے لا
شاید حضور ﷺ ہم سے خفا ہیں منا کے لا
کچھ ہم بھی اپنا چہرہ باطن سوار لیں
ابوبکر سے کچھ آئینے عشق و وفا کے لا
دُنیا بہت ہی تنگ مسلماں پہ ہو گئی
فاروق کے زمانے کے نقشے اُٹھا کے لا
باطل سے دَب رہی ہے پھر اُمت رسول ﷺ کی
منظر ذرا حسین سے پھر کربلا کے لا

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ صحت سے متعلقہ سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ایک منٹ۔ محترمہ! آپ تشریف رکھیں، میں آپ کو floor دیتا ہوں۔

دعائے صحت

مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں محمد نواز شریف، صدر پاکستان
جناب آصف علی زرداری کے والد محترم جناب حاکم علی زرداری
اور معزز ممبر ڈاکٹر سامیہ امجد کی صحت یابی کے لئے دعا

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میری اپوزیشن اور محترم چودھری ظہیر الدین صاحب سے بھی بات ہوئی ہے۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں محمد نواز شریف کی ناسازی طبیعت کے پیش نظر ان کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا کی جائے۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! ہم میاں محمد نواز شریف کے لئے دعا کرنا چاہتے ہیں لیکن کل راجہ ریاض صاحب نے بہت request کی تھی تو تب وزیر قانون صاحب نے کیوں دیر کی؟

محترمہ نرگس فیض ملک: جناب سپیکر! جناب آصف علی زرداری صاحب کے والد صاحب بھی بیمار ہیں ان کے لئے بھی دعا کرائی جائے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ بھی بیمار ہیں ان کے لئے بھی دعا کرائی جائے۔

جناب سپیکر: جی، سب کے لئے دعا کرائی جائے۔

(اس مرحلہ پر مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں محمد نواز شریف، صدر پاکستان جناب آصف علی زرداری کے والد جناب حاکم علی زرداری اور ڈاکٹر سامیہ امجد ایم پی اے کی صحت یابی کے لئے دعا کی گئی)

چودھری ظہیر الدین خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

پوائنٹ آف آرڈر

معزز ممبر اسمبلی چودھری مونس الٰہی کے خلاف مقدمہ درج کئے بغیر ایف آئی اے کے ہاتھوں گرفتاری

چودھری ظہیر الدین خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ میں ایک دو اہم باتوں کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اول بات تو یہ ہے کہ ہمارے اس معزز ایوان کے ایک ممبر چودھری مونس الٰہی صاحب کو کل ایف آئی اے نے گرفتار کیا ہے۔ میرے علم میں یہ بات نہیں ہے کہ اس چلتے ہوئے اجلاس میں ان کی گرفتاری کی اجازت آپ سے لی گئی ہے یا نہیں؟ اگر تو آپ سے گرفتاری کی اجازت لی ہے تو ظاہر ہے اصولوں کے مطابق آپ نے اس کی اجازت دینی تھی لیکن اگر انہوں نے آپ سے اجازت ہی نہیں لی تو پھر میری آپ سے یہ درخواست ہے کہ آپ کو اس کا نوٹس لینا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، چودھری ظہیر الدین خان صاحب!

چودھری ظہیر الدین خان: جناب والا! میں دوسری گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلے دنوں چودھری مونس الٰہی کے حوالے سے جو کچھ ہوا آپ کے سامنے ہے جبکہ ان کے اوپر کوئی ایف آئی آر اور کوئی کیس نہیں ہے۔ اس کے باوجود ایف آئی اے کی جانب سے کچھ اس قسم کا process جاری کیا گیا جس کا ذکر میں بعد میں کروں گا۔ جیسے twenty twenty match ہوتا ہے، اس کو فوراً ختم کرنا ہے، ابھی نوٹس دیا، ابھی اشتہاری کیا، ابھی red warrant جاری کئے۔ بہر حال وہ process گزر گیا لیکن پچھلے دنوں جب ہماری قیادت قابل احترام چودھری شجاعت حسین اور چودھری پرویز الٰہی صاحب کی ملاقاتیں جناب آصف علی زرداری صاحب، سید یوسف رضا گیلانی صاحب سے ہوئیں تو ایک سوچ تھی، کچھ لوگوں نے کہا کہ شاید یہ چودھری مونس الٰہی کے relief کے لئے ان سے یہ ملاقاتیں کی جا رہی ہیں۔

جناب والا! میں آپ کی انتہائی مقتدر، قابل احترام شخصیت اور Chair کے ہوتے ہوئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری پارٹی اور قیادت ان لوگوں میں سے نہیں ہے جو کہ ان چھوٹی چھوٹی

چیزوں پرcompromiseکرے گی۔اب تو اس سوچ رکھنے والے لوگوں کے منہ بھی بند ہو گئے ہیں۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو ملاقاتیں تھیں وہ اور مقصد کے لئے تھیں ، وہ مقصد یہ تھا جو partiallyبیان کرتا ہوں۔ الیکشن کے بعد جب یہ پارٹیاں آپس میں ملنا شروع ہوئیں تو سوائے سندھ اسمبلی کے تمام صوبوں اور مرکز کے اندر ایک Hung Parliament تھی اور اس Hung parliamentمیں اگر مثبت سوچ کے ساتھ آگے نہ بڑھا جاتا ، اس وقت I think پیپلز پارٹی بھی اسی مثبت سوچ کے ساتھ آگے بڑھ کر مسلم لیگ (ن) سے ملی تھی ورنہ دوبارہ الیکشن ہو جاتے۔(نعرہ ہائے تحسین)

مرکز کے اندر ہماری پارٹی نے یوسف رضا گیلانی صاحب کو اعتماد کا ووٹ دیا اور اس وقت کے اپوزیشن لیڈر چودھری پرویز الٰہی نےon the floor of the House کہا کہ ہم سسٹم کو بچانے کے لئے، اس پارلیمنٹ کو بچانے کے لئے، صوبوں کی اسمبلیوں کو بچانے کے لئے اور دوبارہ immediately الیکشن میں جانے سے بچانے کے لئے یہ قدم اٹھا رہے ہیں۔ ہم ان issuesپر بات کرتے رہیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

اس کے بعد بھی اس مثبت سوچ کی حامل جتنی بھی قیادتیں ہیں ان سب کو ہم ہمیشہ خراج تحسین پیش کرتے رہتے ہیں لیکن میں چودھری شجاعت حسین اور چودھری پرویز الٰہی کا نام لے کر بات کرتا ہوں کہ جب بھی کوئی ادارہ، کوئی حکومت، کوئی پارٹی blackmailہونے لگی تو اسےblackmailing سے بچانے کے لئے اپنی مثبت سوچ کے ساتھ آگے بڑھے اور اسے کہا کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ موجودہ ملاقات بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی تھی، جب یہ آواز اٹھنا شروع ہو گئی تھی، منفی بات شروع ہو گئی تھی کہ یوسف رضا گیلانی صاحب اقلیت میں آ گئے ہیں اور وہ اس سے باہر بھی نکل آئے تھے۔ وہ ایم کیو ایم کے پاس نائن زیرو(90) بھی گئے، چودھری شجاعت صاحب کے پاس چودھری ظہور الٰہی روڈ پر بھی آئے وہاں پر میں اس میٹنگ میں بھی موجود تھا۔ میرے سامنے چودھری شجاعت حسین نے کہا آپ کا آنا ہمارے سر آنکھوں پر۔ ہم اسے اپنی عزت افزائی سمجھتے ہیں، یہ الفاظ چودھری شجاعت حسین صاحب نے جناب یوسف رضا گیلانی صاحب سے کہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

اگر آپ ہمارے پاس نہ بھی آتے تو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس موقع پر آپ کی پارٹی کو، آپ کی حکومت کو اقلیت میں تبدیل کر کے سارے سسٹم اور ساری سیاسی پارٹیوں کو ملک میں دست و گریباں کرا دینا ایک مستحسن قدم نہیں ہو گا اس لئے آپ ہماری طرف سے مثبت جواب لے کر جائیے گا۔

جناب والا! میں یہاں پر یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ جب یہ بات کہی جا رہی تھی تو بہت دُکھ سے میں یہ کہتا تھا کہ انشاء اللہ وہ وقت بھی آئے گا، چودھری مونس الٰہی واپس آئے۔ اس ایوان میں بھی آئے، اس ایوان کو attend کیا اور جب وہ آئے تو انہوں نے ایک نہایت ہی اعلیٰ روایت کے حامل شخص ہوتے ہوئے آپ کو سیٹ پر بیٹھے دیکھ کر انہوں نے democratic bow down کیا اور bow down کر کے یہاں بیٹھے اور آپ کو سلام کر کے وہاں گئے۔ ہر جگہ انہوں نے اپنی موجودگی دکھائی۔ باقی جہاں تک cases کا تعلق ہے، سیاسی لوگوں پر جو cases ہوتے ہیں وہ ہمیشہ political cases ہوتے ہیں اور ان political cases میں کچھ لوگ اپنا grudge بنا لیتے ہیں۔ میں یہاں پر ایک شخص کا نام لوں گا اور میں اس میں کسی پارٹی کو involve نہیں کرتا۔ یہ رحمٰن ملک جو ہیں یہ لوگوں کے اندر دراڑ ڈالنے کے لئے اپنے personal grudges کو استعمال کرنے کے لئے catalyst agent بنتے ہیں اور یہ کل ہی کی بات ہے انہوں نے جب کل گرفتاری دی تو ان کو حوالات میں رکھا گیا جس پر انہوں نے کہا کہ حوالات میں رکھا جانا چاہئے تھا۔ ٹھیک ہے وہ حوالات میں گئے لیکن کسی بھی معزز ممبر کو ایسے گرفتار نہیں کیا جا سکتا۔ ہم آپ کی طرف دیکھتے ہیں آپ ہمارے لئے ایک روشنی کا مینار ہیں۔ ہم آپ کی طرف اس لئے دیکھتے ہیں کہ ہم نے آپ سے rights لینے ہیں، اپنا حق لینا ہے۔ ساری رات مونس الٰہی کو سونے نہیں دیا گیا۔۔۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر مسلم لیگ (ق) کے معزز ممبران کی طرف سے "شیم، شیم" کی نعرہ بازی کی گئی)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ تشریف رکھیں۔

چودھری ظہیر الدین خان: گو کہ ایف آئی اے کا office Punjab premises میں ہے لیکن اس کے اندر رحمٰن ملک اور ظفر قریشی کا سکہ چل رہا ہے۔

(اس مرحلہ پر مسلم لیگ (ق) کے معزز ممبران کی طرف سے مونس الٰہی تیرے جاں نثار، بے شمار بے شمار"، "رحمٰن ملک مردہ باد"، "یا اللہ یا رسول مونس الٰہی بے قصور" کی نعرہ بازی کی گئی)

(اس مرحلہ پر مسلم لیگ (ن) کے معزز ممبران کی طرف سے چودھری صاحب "well done" کی نعرہ بازی)

(اس مرحلہ پر پیپلز پارٹی کے معزز ممبران جناب محمد اشرف خان سوہنا، سید حسن مرتضیٰ، محترمہ نرگس فیض ملک اور چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ) نے احتجاج کیا اور کہا کہ رحمٰن ملک کے خلاف الفاظ واپس لیں)

چودھری ظہیر الدین خان: جناب والا! میں اپنی بات دہراتا ہوں۔۔۔

محترمہ نرگس فیض ملک: آپ یہاں پر ایسی بات نہیں کر سکتے۔

چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ): یہ آپ زیادتی کر رہے ہیں۔

چودھری ظہیر الدین خان: آپ میری بات سن لیں، آپ کی تسلی ہو جائے گی۔ (قطع کلامیاں)

جناب والا! یہاں میری بہن نرگس صاحبہ نے ایک بات کی ہے اور میرے دوسرے بھائی بھی احتجاج کر رہے ہیں۔ میرے خیال میں انہوں نے میری بات کو پورا نہیں سنا۔ میں نے کہا کہ پیپلز پارٹی کو سب سے پہلے ہم نے خوش آمدید کہا تھا اور ان کو مبارکباد پیش کی تھی۔ اس وقت ہم ایک چھوٹی جماعت بن کر اور پیپلز پارٹی کی subordinate جماعت بن کر بیٹھے ہیں۔ میں نے یہ بھی کہا کہ اس پارٹی پر ہمیں اعتراض نہیں ہے، اس کی قیادت پر بھی اعتراض نہیں ہے لیکن individually ہمارے ساتھ کوئی conduct ہو گا اس کا بیان کرنا ہمارا فرض بنتا ہے اگر آپ کی اس سے دل آزاری ہوئی ہے تو میں اس کی معذرت چاہتا ہوں۔ میں نے اپنے بھائیوں کے کہنے پر بات کر دی ہے اور ان کی تسلی ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر! اب میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے جتنے بھی ادارے ہیں جن میں پولیس، ایڈمنسٹریشن اور جوڈیشری ہے، delivery کرنے والے یہ تینوں ادارے آج مخصوص حالات میں کام کر رہے ہیں۔ یہ ایک ایسا وقت جا رہا ہے جب کچھ لوگوں کی اس وقت کی شکست و ریخت پر نظر ہے اور یہاں پر جتنے بھی معزز ممبران بیٹھے ہوئے ہیں ان میں سے کافی سارے ایسے لوگ ہوں گے اور میں بھی پچھلے بائیس تیئس سال سے اس خارزار میں ہوں۔ ہم نے سترہ ماہ کے بعد بھی اسمبلی ٹوٹتی ہوئی دیکھی ہے اور میں اس اسمبلی کا ممبر تھا۔ اگر ایک اسمبلی کی عمر سترہ ماہ کہی جائے تو آج کے بعد ایک اسمبلی کی عمر آپ کے سامنے پڑی ہے، اگر آپ الیکشن لڑ کر بھی آئیں گے تو پھر بھی آپ کو اتنی ہی مدت ملے گی۔ اس وقت زیرک سوچ کے حامل لوگوں کی ضرورت ہے، بہتر سوچ کے حامل لوگوں کی ضرورت ہے کہ وہ اس اسمبلی کی مدت پوری کرائیں لیکن میں آپ کے سامنے یہ بات کروں گا کہ چودھری مونس الٰہی نے اپنے آپ کو بارش کے پہلے قطرے کے طور پر پیش کیا ہے اور انشاء اللہ وہ سرخرو ہو کر نکلے گا اور اس پر کوئی کیس ثابت نہیں ہو گا۔ ہر چیز crystal clear ہونی چاہئے، clarity اس طرح کی ہونی چاہئے جس طرح کی clarity مانگی جاتی ہے۔ اس طرح کی clarity نہیں ہونی چاہئے جیسی ریمنڈ ڈیوس کیس میں تھی، پیسے کہاں سے آئے وہ نامعلوم، پیسے کس نے لئے؟ وہ بندے غائب، جج چھٹی پر، ملزم گھر پر اور کسی بات کا کوئی جواب نہیں ہے اس کیس میں اس قسم کی clarity نہیں ہونی چاہئے۔ ہم چودھری مونس الٰہی کا پورا کیس

fightکریں گے۔ہم جانتے ہیں کہ لوگوں پر مسجدوں کی ٹونٹیاں اور بھینسوں کی چوری کے cases ہوتے ہیں،اس کے علاوہ اورcasesبھی ہوں گے لیکن ہمارے سپیکر صاحب کوconfidenceمیں لیا جائے۔ہم آپ سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ آپ ہمارے حقوق کی پاسداری کریں گے۔ہم ہر اس شخص پر،ہر اس گروہ پر جو مثبت سوچ نہیں رکھتا اس پر بات کریں گے اور اپنے ساتھیوں کوconvinceبھی کریں گے۔بہت بہت شکریہ

محترمہ نرگس فیض ملک: پوائنٹ آف آرڈر۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران پاکستان مسلم لیگ(ق)کی طرف سے اللہ رسول مونس الٰہی بے قصور، مونس الٰہی تیرے جاں نثار بے شمار کی نعرہ بازی)

محترمہ نرگس فیض ملک: جناب سپیکر!میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔آپone sidedچل رہے ہیں۔ایوان میں بات کرنا میرا حق ہے۔

جناب سپیکر: پلیز،آپ تشریف رکھیں۔مجھے بولنے دیں۔مجھے ان کی بات کا جواب دینے دیں،جب سپیکر بول رہا ہو تو مہربانی کیا کریں، محترمہ!میں آپ سے ملتمس ہوں کہ جب سپیکر بات کر رہا ہو تو آپ تشریف رکھا کریں۔آپ کی مہربانی۔مجھے بات کرنے دیں، مجھے آرڈر کرنے دیں۔

محترمہ نرگس فیض ملک: ہم یہاں بے عزتی کرانے نہیں آتے۔

جناب سپیکر: پلیز، مجھے بات کرنے دیں۔آرڈر پلیز،آرڈر پلیز۔ان کو بات کرنے کا حق ہے۔مجھے بھی بات کرنے دیں۔آپ تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران پاکستان مسلم لیگ(ق)کی طرف سے مونس الٰہی زندہ باد کی نعرہ بازی)

مجھے بات کرنے دیں اور انہوں نے جو بات کی ہے مجھے اس پرnoticeلینے دیں۔

محترمہ نرگس فیض ملک: انہوں نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں وہ کارروائی سے حذف کئے جائیں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ محترمہ!آپ کیا کر رہی ہیں؟ مجھے بات کرنے دیں۔آپ میری بات سنیں۔مجھے ان سے پوچھنے دیں۔

حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا: پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ آمنہ الفت: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر:آپ کیا کر رہے ہیں؟.No point of order مجھے بات کرنے دیں۔جنہوں نے قانون کو violate کیا ہے مجھے ان سے پوچھنے دیں کہ Rules of Procedure کے قاعدہ 77 کی خلاف ورزی کیوں ہوئی؟ جی،راناصاحب!آپ بتائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران پاکستان مسلم لیگ(ق) کی طرف سے سپیکر صاحب زندہ باد کی نعرہ بازی)

راناصاحب!کیا یہ ضروری نہیں تھا کہ ایف آئی اے والے ان کی گرفتاری کی اطلاع اس ہاؤس کو اور مجھے دیتے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر!آپ کی یہ بات درست ہے کہ چودھری مونس الٰہی اس معزز ایوان کے معزز ممبر ہیں اور متعلقہ rules میں یہ لفظ موجود ہے کہ ان کی گرفتاری کے بعد انہیں آپ کو immediately آگاہ کرنا چاہئے تھا اور آپ نے آج اس intimation کو یہاں ہاؤس میں پڑھنا تھا۔جب یہ بات میرے علم میں آئی تو میں نے ایف آئی اے کے حکام سے رابطہ کیا کہ آپ نے معزز ممبر کو گرفتار کیا ہے تو اس کی intimation بھجوائیں لیکن ان کے کسی ذمہ دار آفیسر سے میرا رابطہ نہیں ہو سکا۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر:آرڈر پلیز۔آپ کیا کر رہے ہیں؟میں بیٹھا ہوا ہوں اور اپنی بات کا جواب لوں گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان): اس کے بعد میں نے انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب اور ہوم سیکرٹری سے بات کی ہے کہ وہ ایف آئی اے حکام سے رابطہ کریں اور رابطہ کرنے کے بعد اس intimation سے متعلق فوری طور پر آگاہ کریں۔انہوں نے اجلاس شروع ہونے سے پہلے یہ کہا تھا کہ ہم اگلے پانچ دس منٹ میں پوری information لے کر آپ کو آگاہ کرتے ہیں۔اب میں نے آئی جی پنجاب کے ذمہ لگایا ہے کہ وہ ایف آئی اے حکام سے رابطہ کر کے intimation بھجوائیں۔

جناب سپیکر:اس کے لئے آپ کو کتنا ٹائم چاہئے؟ مجھے ان کو معلوم کرنے کے لئے ٹائم دینے دیں تاکہ وہ مجھے بتائیں کہ وہ intimation مجھ تک کیوں نہیں پہنچی؟

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر!میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جیسے لاء منسٹر صاحب نے ابھی فرمایا ہے کہ جب یہ صبح یہاں تشریف لائے تو انہوں نے ان کو فون کر کے کہا کہ یہ information سپیکر صاحب تک آنی چاہئے تھی اور انہوں نے اسے یہاں read out کرنا تھا کہ ایک ممبر اس وجہ سے ہاؤس میں نہیں آ پا رہا کیونکہ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ اگر کوئی ممبر continuously forty days ہاؤس میں

نہیں آتا تو وہ dismember ہو جاتا ہے۔یہ ہو سکتا ہے کہ کسی بھی ممبر کے اڑتیس یا انتالیس دن ہو چکے ہوں اور آپ یہاں اسے announce نہ کریں تو وہ ایک دن بعد dismember ہو جاتا ہے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ مونس الٰہی صاحب دو دن پہلے ہاؤس سے ہو کر گئے ہیں اور ابھی ان کے پاس اڑتیس دن ہیں لیکن یہاں وہ intimation پڑھ دینے سے انہیں ساری immunity مل جاتی تھی۔مجھے افسوس ہے کہ لاء منسٹر صاحب کو ایف آئی اے والوں کا course of action جاری رہنے دینا چاہئے تھا اور انہیں ان کو aware of نہیں کرنا چاہئے تھا کہ آپ کو یہ کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: وہ بار بار ان سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

چودھری ظہیر الدین خان: لاء منسٹر صاحب کو انہیں inform نہیں کرنا چاہئے تھا۔اب تو وہ آپ کو intimation بھیجیں گے لیکن انہوں نے ایک violation کی ہے۔میری استدعا ہے کہ آپ اس پر ایف آئی اے کے خلاف ایک severe action لیں کہ انہوں نے ایک معزز ممبر کی گرفتاری سے متعلق آپ کو کیوں نہیں بتایا؟

جناب سپیکر: جی، قانون کے مطابق کروں گا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران پاکستان مسلم لیگ (ق) کی جانب سے ظفر قریشی مردہ باد کی نعرہ بازی)

محترمہ ساجدہ میر: پوائنٹ آف آرڈر۔جناب سپیکر! میں آپ سے عرض کرنا چاہتی ہوں کہ جب یوسف رضا گیلانی صاحب سپیکر قومی اسمبلی تھے، اس وقت شیخ رشید صاحب جیل میں تھے تو گیلانی صاحب نے بطور سپیکر ان کے production order جاری کئے تھے اور انہیں ہاؤس میں بلایا تھا۔میری استدعا ہے کہ آپ کے پاس وہ اختیار ہے کہ آپ مونس الٰہی کو ہاؤس میں بلائیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! قانون کے مطابق آپ کے پاس اختیار ہے لہذا آپ مونس الٰہی کو ہاؤس میں بلائیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔چودھری ظہیر الدین صاحب! ذرا ایک منٹ کے لئے میرے پاس تشریف لائیں گے؟

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! اشرف سوہنا صاحب کو بھی بات کرنے کا موقع دیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! آپ مجھے بات کرنے کا ٹائم دیں۔

جناب سپیکر: دیکھ لیں، آپ کی آپس کی بات ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! پہلے تو آپ نے دو گھنٹے اجلاس تاخیر سے شروع کیا ہے اس طرح سے ہمارا ٹائم ضائع ہوا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ دیکھ لیں، خود ہی فیصلہ کر لیں کہ پہلے کس نے بات کرنی ہے؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اشرف سوہنا صاحب پہلے بات کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، سوہنا صاحب!

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! چودھری ظہیر الدین خان صاحب نے حکومت اور پارٹی کا تذکرہ کئے بغیر رحمٰن ملک صاحب پر کچھ ذمہ داریاں ڈالی ہیں۔ میں اپنے معزز بھائی کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اس ایف آئی اے نے corruption charges کی بناء پر ہمارے سابق مرکزی وزیر کو گرفتار کیا ہے اور وزیر اعظم پاکستان کے بیٹے ایک case میں شامل تفتیش ہوئے ہیں۔ ہائیکورٹ نے کل مونس الٰہی صاحب کی ضمانت reject کر دی اور ہائیکورٹ کے حکم کے بعد ایف۔آئی۔اے نے مونس الٰہی صاحب کو گرفتار کرنا تھا لیکن مونس الٰہی صاحب نے خود گرفتاری دے دی۔ میں نہیں سمجھتا کہ جو سیاسی لوگ خود ایک طویل عرصے تک political victimization کا شکار ہوتے رہے ہیں وہ آج اسی غلطی کو دہرائیں گے۔ رحمٰن ملک صاحب خود کئی عدالتوں میں آج بھی پیش ہو رہے ہیں۔ ہماری قیادت نے دس سال تک اس political victimization میں جو تکالیف اٹھائیں وہ ہمیں یہ احساس دلاتی ہیں کہ آج اس ملک کے اندر کسی کے ساتھ political victimization نہیں ہونی چاہئے۔ ہم نے جو تکالیف اٹھائی ہیں وہ ہم اپنے سیاسی دوستوں کو نہیں دینا چاہتے، جن تکالیف کا شکار ہم رہے ہیں وہ اپنے سیاسی ساتھیوں کو نہیں دینا چاہتے۔ ہماری leadership اپنے بچوں کے ساتھ ظلم کا شکار ہوئی ہے، ہم اپنے سیاسی ساتھیوں کے بچوں کو اس ظلم کا شکار نہیں کرنا چاہتے۔ ہم نے تاریخ سے سبق سیکھا ہے۔ میں اپنے (ق) لیگ کے ساتھیوں سے ادب کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ مجھے چودھری پرویز الٰہی جیل میں ڈالتے رہے لیکن میں نہیں چاہتا کہ ان کا بیٹا جیل میں جائے۔ مونس الٰہی عدالت

میں پیش ہوئے اور عدالت نے ان کی ضمانت reject کی ہے اگر عدالت چودھری مونس الٰہی کو بیگناہ قرار دے گی تو میں اپنے کندھوں پر بٹھا کر ان کو جیل سے واپس لاؤں گا۔ یہ معاملہ اس وقت عدالت میں زیر سماعت ہے۔ میں چودھری ظہیر الدین کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم سب رحمٰن ملک صاحب سے بات کریں گے۔ ہم ان کے سب خدشات دُور کریں گے اور انصاف کے حصول کے لئے ان کی پوری مدد کریں گے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! انہوں نے بات کر لی ہے، ان کی پارٹی کا مؤقف آ گیا ہے لہذا اب ہمیں بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں پہلے سے پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑی ہوں اس لئے مجھے بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: دیکھیں! عظمیٰ بخاری صاحبہ بات کرنے کے لئے کافی دیر سے کھڑی ہیں لہذا پہلے انہیں بات کر لینے دیں اس کے بعد میں floor آپ کو دیتا ہوں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! سب سے پہلے تو مجھے اس بات پر احتجاج کرنا ہے کہ نو بجے کا وقت دے کر گیارہ بجے اجلاس شروع کیا گیا جو کہ ناانصافی ہے۔ قومیں وقت کا ضیاع کر کے ترقی نہیں کرتیں۔ آپ نے اگر اجلاس روایتاً دو گھنٹے لیٹ شروع کرنا ہے تو پھر بتا دیں تاکہ ہم بھی تاخیر سے آیا کریں۔

جناب سپیکر: آپ کا پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے اس لئے تشریف رکھیں۔ جی، حسن مرتضیٰ صاحب!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بہت شکریہ

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میری بات ابھی مکمل نہیں ہوئی اور آپ نے میرا مائیک بند کرا دیا ہے۔ مجھے آپ کے روّیے پر حیرت ہو رہی ہے۔ میرا مائیک اس طرح سے بند نہ کرایا جائے۔ یہ جو مائیک کھولنے والے صاحب ہیں ان کی طبیعت صاف ہونے والی ہے۔ میں ابھی بات کر رہی تھی کہ میرا مائیک بند کر دیا گیا۔ اصل میں مجھے چودھری مونس الٰہی صاحب کی گرفتاری کے issue پر بات کرنی ہے اور اسی لئے میں نے پوائنٹ آف آرڈر raise کیا ہے لیکن آپ نے میری بات مکمل نہیں ہونے دی اور مائیک بند کرا دیا۔

جناب سپیکر!میں چودھری مونس الٰہی کی گرفتاری کے حوالے سے ہاؤس کے علم میں یہ بات لانا چاہتی ہوں کہ N.I.C.L Scandal totally چیف جسٹس آف پاکستان کے کنٹرول میں ہے،وہ اس پورے case کو دیکھ رہے ہیں اور اس حوالے سے ہونے والی تمام گرفتاریوں کی نگرانی وہ خود فرما رہے ہیں۔دوسرا مونس الٰہی کی درخواست ضمانت عدالت نے reject کی ہے لہذااس بارے میں کسی ایک آدمی کو point out کر کے الزام دینا ناانصافی ہے۔آپ خود ہی کہتے ہیں کہ عدالتیں غیر جانب دار ہیں تو پھر آپ عدالت میں جاکر ان کا دفاع کریں۔

جناب سپیکر:جی،مہربانی۔اب آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ سیمل کامران:پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر:محترمہ!پہلے سید حسن مرتضیٰ صاحب کو بات کر لینے دیں۔

محترمہ سیمل کامران:جناب سپیکر!ان کی پارٹی کا مؤقف آگیا ہے اب ہمیں بات کرنے کا موقع دیا جائے اگر مجھے اجازت نہ دی گئی تو میں ہاؤس سے walkout کر جاؤں گی۔

جناب سپیکر:شاہ صاحب!میں معذرت خواہ ہوں آپ تشریف رکھیں۔محترمہ کو پہلے بات کر لینے دیں۔

محترمہ سیمل کامران:جناب سپیکر!میں اپنے بھائی اشرف سوہنا صاحب کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔وہ ایک political worker ہیں اور انہیں احساس ہے کہ political victimization کے results کیا ہوتے ہیں۔ہم سیاست دان یہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنی ماضی کی غلطیوں سے بہت کچھ سیکھا ہے لیکن میں کہتی ہوں کہ ہم نے کچھ بھی نہیں سیکھا۔آج بھی political victimization ہو رہی ہے۔یہ زمین مونس الٰہی کی نہیں ہے،انہوں نے بیچی،خریدی اور نہ ہی وہ اس میں حصہ دار ہیں۔

خواجہ سلمان رفیق:جناب سپیکر!یہ بالکل غلط کہہ رہی ہیں۔

محترمہ سیمل کامران:اگر آپ نے مجھے انہوں طرح سے interrupt کرنا ہے تو میں بیٹھ جاتی ہوں۔

جناب سپیکر:خواجہ صاحب!آپ بیٹھ جائیں،خاموش رہیں اور محترمہ کو بات کرنے دیں۔

محترمہ سیمل کامران:جناب سپیکر!ان کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ مجھے interrupt کریں،یہ ہاؤس آپ نے چلانا ہے۔یہ ہاؤس کسی ایک پارٹی کی جاگیر نہیں ہے۔ہمیں یہاں پر بات کرنے کا حق حاصل ہے۔

جناب سپیکر! جس عبدالمالک کا نام لے کر یہ سارا scandal plan کیا گیا ہے ان سے زبردستی third degree استعمال کر کے یہ بیان لیا گیا ہے۔ یہ third degree تو میاں نواز شریف بھی برداشت نہیں کر سکے۔ جیل کی سختیاں تو میاں نواز شریف بھی برداشت نہیں کر سکے اور انہوں نے جدہ کا ٹکٹ کٹوالیا۔ میں مطالبہ کرتی ہوں کہ ظفر قریشی کو گرفتار کیا جائے، ظفر قریشی کے خلاف کارروائی کی جائے۔

جناب سپیکر: محترمہ! تشریف رکھیں۔ اب آپ irrelevant بات کر رہی ہیں۔ جی، شاہ صاحب!

سول سیکرٹریٹ میں پی سی ایس افسران پر پولیس کا تشدد اور گرفتاری

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ آج سیکرٹریٹ میں پنجاب پولیس نے تین پی سی ایس افسروں کو گرفتار کر لیا ہے اور سیکرٹریٹ میں اس وقت بھی ہنگامہ جاری ہے۔ یہاں پر صرف اور صرف کسی پر الزام تراشی کر کے وقت پاس کرنے سے بات نہیں بنے گی۔ آپ کو سنجیدگی کے ساتھ سوچنا چاہئے کہ آئے دن مال روڈ پر دھرنے کیوں ہو رہے ہیں؟ سیکرٹریٹ میں کام بند ہو چکا ہے، افسران کو گرفتار کیا جا رہا ہے اور ڈاکٹروں نے بھی ہڑتال کی ہوئی ہے۔ چند لوگوں نے اس حکومت اور صوبے کو یرغمال بنا رکھا ہے، وہ سڑکوں پر دندناتے پھرتے ہیں اور انہیں کوئی پوچھنے والا نہیں۔ اب پی سی ایس افسران نے 21۔مارچ سے strike پر جانے کی call دے دی ہے۔ انہوں نے پی سی ایس افسران کو اس strike سے روکنے کے لئے گرفتاریاں شروع کر دی ہیں تو یہ صوبہ کس طرح چلے گا؟ کیا آپ ہر روز اسی طرح کوئی نہ کوئی مونسی الٰہی کا issue سامنے لا کر اپنا wing پورا کر لیں گے؟ ہم political forces ہیں ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح کا behave نہیں کرنا چاہئے جس طرح کا اس اسمبلی میں behave ہو رہا ہے۔ ہماری پارٹی کے ایک ذمہ دار وزیر نے ایک بات clear کر دی ہے تو میرے خیال میں اُس issue کو وہاں رہنا چاہئے اور اس سے متعلق ساری معلومات حاصل کر کے ایوان میں پیش کر دینی چاہئیں تو اُس کے بعد جو بات آگے بڑھے گی وہ ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر! اس صوبے کی آج یہ حالت ہے کہ کلرک سڑکوں پر ہیں، مالی سڑکوں پر ہیں، چپڑاسی سڑکوں پر ہیں، استاد سڑکوں پر ہیں اور ڈاکٹر سڑکوں پر ہیں اگر اب یہ PCS افسران بھی سڑکوں پر آ گئے تو اس صوبے کا کیا بنے گا؟ آپ ایک FIA کو لے کر بیٹھ جائیں گے تو پھر یہاں پر معاملات کیسے چلیں گے؟

جناب سپیکر: راناصاحب!آپ اس بارے میں ان کو کچھ بتادیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! حسن مرتضیٰ صاحب نے PCSافسران کے حوالے سے بات کی ہے تو آپ کے علم میں ہے کہ یہ معاملہ اس ایوان سے ہی شروع ہوا تھا۔ ہمارے معزز ممبر شیخ علاؤالدین صاحب نے یہاں پر ایک Adjournment Motion پیش کی تھی اور اس Adjournment Motion کے جواب میں ایک کمیٹی بنائی گئی تو اُس کمیٹی نے اپنی رپورٹ پیش کی۔ اُس کے بعد government level پر باقاعدہ ایک کمیٹی بنائی گئی جس میں PCS افسران کے عہدیداران بھی شامل تھے اور میں دعوے سے کہتا ہوں کہ اُن کے 96 فیصد مطالبات پورے کئے گئے۔ اب اگر وہ یہ کہیں کہ DMGافسران کو پنجاب سے نکال کر باہر پھینک دیا جائے تو یہ ممکن نہیں ہے۔ اس کے باوجود اب دوبارہ انہوں نے ہڑتال کی کال دی ہے اُس کے اوپر گورنمنٹ کی طرف سے سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنائی گئی ہے اُس کمیٹی کا میں بھی ممبر ہوں اور کچھ اور دوست بھی اُس کمیٹی کے ممبر ہیں۔ دو روز قبل اُن کے ساتھ ہماری میٹنگ ہوئی ہے اور ہم اُن کے ساتھ بات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! جہاں تک شاہ صاحب کی اس بات کا تعلق ہے کہ فلاں طبقہ بھی مال روڈ پر آکر احتجاج کر رہا ہے، فلاں طبقہ بھی احتجاج کر رہا ہے۔ دیکھیں، آج جمہوری دور ہے اور ہر فرد کو violence کئے بغیر احتجاج کرنے کا حق حاصل ہے۔ یہی وہ مال روڈ تھی کہ جس پر نعرہ بلند کرنا یا احتجاج کرنا بالکل ایک ممنوعہ بات تھی لیکن اب چونکہ سب کو احتجاج کرنے کا حق حاصل ہے اور میں اپنے بھائی حسن مرتضیٰ صاحب سے گزارش کروں گا کہ یہ سارے کے سارے لوگ صرف اپنی تنخواہوں میں اضافے کی بات کر رہے ہیں وہ کلرک ایسوسی ایشن ہو یا ڈاکٹرز ہوں اُن کا کوئی اور مطالبہ نہیں ہے اس بارے میں وفاقی حکومت بھی اور صوبائی حکومت بھی اُن سے یہ وعدہ کر چکی ہے کہ آمدہ بجٹ میں اُن کی تنخواہوں کے اوپر اضافہ کے حوالے سے نہ صرف غور کیا جائے گا بلکہ جو وسائل حاصل ہیں اُن کو مدنظر رکھ کر اُن کی تنخواہوں میں اضافہ بھی کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ میں نے on the floor of the House یہ کہا تھا کہ میں نے آئی جی صاحب سے گزارش کی ہے کہ وہ FIA حکام سے رابطہ کر کے اس intimation کو اس ایوان تک پہنچائیں تو انہوں نے ایک چٹ لکھ کر مجھے بھیجی ہے میں یہ چٹ آپ کے سامنے پڑھ دیتا

ہوں۔ "میں نے ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل ظفر قریشی صاحب کو فون کیا ہے مگر اُن کا یہ کہنا ہے کہ آرڈر ٹائپ ہونے میں دیر ہو گئی ہے ہم دس پندرہ منٹ میں آپ کو fax بھجواتے ہیں۔"

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میرے نہایت ہی محترم بھائی حسن مرتضیٰ صاحب کی بات کے جواب میں ابھی لاء منسٹر صاحب نے بات کی تو میں اس حوالے سے اپنی معروضات پیش کرنا چاہوں گا۔ ایک بات PCS & CSP افسران کے حوالے سے ہے تو ایک فارمولا طے ہو چکا ہے جس کے حساب سے CSP افسران کو ہر صوبہ کے اندر رہنا ہے اور PCS افسران کو گریڈ وار enhance کر دیا گیا ہے۔ گریڈ۔20 اور گریڈ۔21 کی بھی percentage ہے اُس پر سختی سے عمل کیا جانا چاہئے کیونکہ یہ سارے کے سارے لوگ talented ہیں اور کسی کو صوبے سے نکالا جانا اس کا کوئی حل نہیں ہے۔

جناب سپیکر! جناب لاء منسٹر صاحب نے دوسری بات یہ کی کہ سب لوگ تنخواہیں بڑھانے کا مطالبہ کر رہے ہیں تو اُن کی طرف سے یہ کوئی ناجائز مطالبہ نہیں ہے بلکہ یہ اُن کا جائز مطالبہ ہے اور اگر اُن کے اس مطالبے پر عملدرآمد کو بجٹ تک لے کر جانا ہے تو جب بھی کوئی جلوس آتا ہے تو Treasury Benches کی طرف سے چند ایک منسٹرز اور دوسرے honourable members باہر جا کر اُن کے ساتھ بات کیا کریں تاکہ محروم طبقوں کی تسلی ہو سکے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: سوہنا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ یہ بات تو ٹھیک نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران (ق) لیگ بات کرنے کا موقع نہ ملنے پر احتجاجاً کھڑے ہو گئے)

آپ تشریف رکھیں کیونکہ یہ Question Hour ہے۔ محترمہ عارفہ خالد پرویز صاحبہ!۔۔۔ نہیں، یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔ چودھری صاحب! یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! FIA حکام کی طرف سے ابھی مجھے جو جواب موصول ہوا ہے اُس سے یہ بات تو ثابت ہو گئی ہے کہ انہوں نے چودھری مونس الٰہی کو arrest کرنے کے بعد آپ کو immediately inform نہیں کیا۔

جناب سپیکر: انہوں نے مجھے اس بارے میں آگاہ نہیں کیا تو میں اس کا نوٹس لوں گا۔ (قطع کلامیاں) تشریف رکھیں۔ آپ کیا کرتے ہیں؟ میں لاء منسٹر صاحب کی بات سن رہا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ سے میری یہ گزارش ہے کہ آپ کے سامنے یہ جو issue آیا ہے آپ اس کو Privileges Committee کے سپرد کر دیں اور اُس میں FIA والوں کو بلا لیں۔

جناب سپیکر: یہ معاملہ Privileges Committee کے سپرد کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران (ق) لیگ ایف آئی اے والے issue پر بات کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے)

حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا: جناب سپیکر! اس معاملے کو Privileges Committee کے سپرد نہ کریں بلکہ اس پر Special Committee بنا دیں جو اس معاملے پر روزانہ proceedings کرے اور دو دن میں ایوان کے سامنے اپنی رپورٹ پیش کر دے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: یہ مناسب نہیں ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، چودھری صاحب!

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ ہمارے معزز ممبران اس issue پر اپنے grievances آپ تک forward کرنا چاہتے ہیں لہذا آپ اپنی صوابدید سے اس معاملے پر چند ایک ممبران کو بات کرنے کی اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، گھرال صاحب!

جناب خالد جاوید اصغر گھرال: جناب سپیکر! چودھری مونس الٰہی کے issue کے حوالے سے ایک دوست نے مجھے آکر کہا کہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ چودھری مونس الٰہی گرفتار ہو گئے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ بڑے فخر کی بات ہے کہ چودھری مونس الٰہی foreign سے واپس آئے اور ائرپورٹ پر پندرہ بیس ہزار لوگوں نے اُن کا استقبال کیا۔ وہ FIA کے سامنے پیش ہوئے اور عدالتوں کے سامنے بھی پیش ہوئے۔ چودھری مونس الٰہی چودھری ظہور الٰہی صاحب کا نواسہ اور چودھری پرویز الٰہی کا بیٹا ہے۔ وہ بھاگنے والا اور نہ جھکنے والا ہے۔ ہماری قیادت اور نہ ہی ہمارا کوئی ممبر ملک چھوڑ کر بھاگنے والا ہے۔ اس کے علاوہ ہم compromise کر کے یہ مقدمات ختم بھی نہیں کرانا چاہتے۔ آج اپنی مرضی سے عدالت نے ہماری عبوری ضمانت منسوخ کی ہے لیکن اس پر بھی دو تین باتیں سامنے آتی ہیں اور عدالتوں کا روّیہ بھی سوالیہ نشان ہے یا پنجاب حکومت کا روّیہ بھی سوالیہ نشان ہے کہ ایک جانب ریمنڈ ڈیوس کو چھوڑ دیا اور دوسری جانب چودھری مونس الٰہی کی ضمانت منسوخ کر دی گئی۔ یہ کوئی انصاف نہیں ہے۔ اس کے علاوہ

حدیبیہ مل کے cases بھی NAB میں پڑے ہوئے ہیں اور بہت سے fraudulent کے cases بھی پڑے ہیں اور ان پر فیصلے نہیں آ رہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، قمر حیات کاٹھیا صاحب!

حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا: جناب سپیکر! آپ نے چودھری مونس الٰہی کی گرفتاری کے حوالے سے معاملے کو مجلس استحقاقات کے سپرد کیا ہے۔ اس پر ہمارا مطالبہ تھا کہ آپ کوئی سپیشل کمیٹی بنائیں اگر آپ وہ نہیں بنانا چاہتے تو آپ کم از کم time limit دے دیں۔

جناب سپیکر! ہمارے پارلیمانی لیڈر نے بات کی ہے اور میں دوبارہ وہ بات کرتا ہوں کہ جو لوگ یہ کہتے تھے کہ یہ صدر آصف علی زرداری صاحب سے اس لئے ملے ہیں کہ مونس الٰہی کو صاف بچا لیا جائے اس طرح ان کے منہ پر ایک طمانچہ لگا ہے۔ ہمارے لیڈر نے بڑی فراخدلی سے گرفتاری دی ہے اور ہم ایسے ہزاروں مقدمات کا سامنا کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میرا اور میری پارٹی کا مؤقف ہے کہ انہوں نے ریمنڈ ڈیوس کو آزاد کیا ہے اس بارے میں ہم احتجاج کرتے رہیں گے اور ہزاروں لاکھوں بار کریں گے۔ انہوں نے اسے آزاد کر کے جو حصہ لیا ہے انشاء اللہ وہ سامنے آئے گا۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ آمنہ الفت صاحبہ!

محترمہ آمنہ الفت:

تُندی بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لئے

جناب سپیکر! (ن) لیگ کی اس قسم کی انتقامی کارروائیوں نے مونس الٰہی کو صف اول کا لیڈر بنا دیا ہے۔ وہ ظہور الٰہی کا نواسہ ہے، وہ خوفزدہ ہونے والا نہیں ہے۔ ریمنڈ کو جس تیزی سے ملک سے بھگایا گیا ہے اسی تیزی سے نواز شریف صاحب جدہ بھاگے تھے لیکن مونس الٰہی نے خود ملک میں آ کر گرفتاری دی ہے۔ یہ لوگ اس طرح کے ہزاروں مقدمات بنا لیں اور ہزاروں الزامات لگا لیں ہم گھبرانے والے نہیں ہیں۔ ہمارے ساتھ ہمارا خدا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ ماجدہ زیدی صاحبہ!

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! میں چودھری مونس الٰہی کی گرفتاری پر پُرزور مذمت کرتی ہوں اور میں یہ مطالبہ کرتی ہوں کہ یہاں پر یہ بات سامنے آئی ہے کہ رحمٰن ملک صاحب کا اس میں کوئی ہاتھ نہیں ہے۔ اگر ان کا گرفتاری میں ہاتھ نہیں ہے تو ان کے پاس یہ اختیار تو ہے کہ سپیکر کی اجازت کے بغیر گرفتار کیا اور جو غیر قانونی حرکت ہوئی ہے اس پر وہ کارروائی کریں اور ظفر قریشی کو فوری طور پر معطل کریں۔ FIA والوں نے جو غیر قانونی حرکت کی ہے اس پر فوری طور پر کارروائی ہونی چاہئے۔ میں یہاں پر یہ کہنا چاہتی ہوں کہ مونس الٰہی نے پاکستان میں آکر خود گرفتاری دی ہے اور وہ ان مقدمات کا یہیں رہ کر سامنا کریں گے۔ میں یہ بھی کہنا چاہتی ہوں کہ حکومت نے ریمنڈ ڈیوس جو قومی مجرم ہے اس کو تو رہا کر دیا ہے اور ایک قومی ہیرو کو گرفتار کر لیا ہے اس پر حکومت کو شرم آنی چاہئے۔

جناب سپیکر: محترمہ ثمینہ خاور حیات صاحبہ!

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! میں آپ کی شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ میرا تجربہ ہے کہ جب میں crockery خریدنے جاتی ہوں تو وہ بازاروں یا سٹوروں میں ملتی ہے۔ اگر چمچے FIA کے محکمے میں ہوں گے تو میں حیران ہوں کہ یہ چمچہ گیری کون کرا رہا ہے؟ ہم عدلیہ کا احترام کرتے ہیں لیکن جب ریمنڈ ڈیوس جیسے قومی چور، ڈاکو، لٹیرے اور قاتل کو عدالتوں میں سے نکال دیا گیا ہے تو پھر آپ بتائیں کہ ہم کس کے پاس جائیں؟ آپ Custodian of the House ہیں اور آپ نے مونس الٰہی case میں جو initiative لیا ہے اس پر ہم شکر گزار ہیں۔ ہماری نظریں آپ پر ہیں اور ہم آپ کی جانب دیکھ رہے ہیں۔ اگر رحمٰن ملک بھی اس case میں شامل ہو تو آپ فیصلہ کر سکتے ہیں۔ آپ ظفر قریشی کی شکل میں جو چمچے ہیں ان کو باہر نکالیں۔ ہم مقدمات کا سامنا کریں گے کیونکہ مونس الٰہی بے قصور ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں اپنے لیڈر چودھری مونس الٰہی کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے ایک ایسی روایت قائم کی ہے اور گرفتاری دی ہے۔ یہاں پر بیٹھے ہوئے لوگوں میں ہمت نہیں ہے کہ وہ FIA کو face کریں لیکن ان کے خاندان کا یہ جرأت مندانہ فیصلہ ہے۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ ظفر قریشی جنھوں نے یہ غیر قانونی حرکت کی ہے کہ آپ کے علم میں لائے بغیر ایک ممبر کو گرفتار کیا ہے وہ چودھری مونس الٰہی سے معافی مانگے اور اس کے پاؤں پڑے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ محترمہ آمنہ بٹر صاحبہ!

ڈاکٹر آمنہ بٹر: جناب سپیکر! ڈاکٹروں کی آواز کو ایوان کے باہر تو دبایا جارہا ہے لیکن آج اس ایوان کے اندر بھی ڈاکٹروں کو بولنے نہیں دیا جارہا اور ان کی آواز نہیں سنی جارہی۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ اس معاملے کے لئے کمیٹی بنی ہوئی ہے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، شوکت بسراء صاحب!

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کا ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا ہے۔ مونس الٰہی صاحب ایک political worker ہیں ہمیں ان کا پورا احترام ہے۔ چودھری ظہیر الدین صاحب سینئر پارلیمنٹیرین ہیں، وہ بہت دفعہ اسمبلیوں میں منتخب ہو کر آئے ہیں لیکن میں ایک گزارش کروں گا کہ انہوں نے جذبات میں آکر ہمارے وفاقی وزیر داخلہ کے متعلق کچھ ایسے الفاظ استعمال کئے ہیں جو غیر پارلیمانی ہیں لہذا گزارش صرف یہ ہے کہ وہ کارروائی سے حذف کر دیئے جائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران (ق) لیگ کی طرف سے "ظفر قریشی مردہ باد" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ آپ ruling دے دیں کہ یہ الفاظ کارروائی سے حذف کر دیئے جائیں۔ میری دوسری گزارش یہ ہے کہ ہمارے اپوزیشن لیڈر راجہ ریاض صاحب نے یہ کہا تھا کہ اگر جمعہ والے دن تک ہمارے فنڈز بحال نہ کئے گئے۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ Order in the House, I say order in the House. حسن مرتضیٰ صاحب! پلیز اپنی سیٹ پر بیٹھیں اور ایک ضروری بات ہو رہی ہے اسے سنیں اور مجھے بھی سننے دیں۔ رانا صاحب! آپ بھی سنیں کہ کیا بات ہو رہی ہے؟

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ہمارے اپوزیشن لیڈر راجہ ریاض صاحب نے آج سے تین دن قبل یہاں پر تقریر کرتے ہوئے یہ بات کہی تھی کہ پنجاب اسمبلی میں اپوزیشن میں بیٹھتے ہی ہمارے فنڈز بھی روک دیئے گئے ہیں حتیٰ کہ جن کے ٹینڈر لگے ہوئے تھے اُن کو بھی روک دیا گیا ہے۔ راجہ ریاض صاحب نے کہا تھا کہ جمعہ والے دن تک ہمارے کاموں کو شروع کیا جائے لیکن ابھی تک وہ کام شروع نہیں ہوئے۔ راجہ ریاض صاحب نے ہم سب کی طرف سے جمعہ کے دن کی deadline دی تھی۔ چونکہ میاں محمد نواز شریف کی طبیعت خراب ہے اس لئے ہم اس deadline کو

Monday تک لے کر جا رہے ہیں اور اگر Monday تک ڈی سی او صاحبان نے ہمیں باقاعدہ فون کر کے یہ نہ کہا کہ آپ کے ٹینڈر لگے ہوئے کام شروع ہو چکے ہیں تو ہم نے جو بات کہی ہے ہم اُس پر بالکل لفظ بہ لفظ عمل کریں گے کیونکہ وہ ترقیاتی کام ہمارے نہیں ہیں، ہماری کوئی ذاتی سڑک یا ذاتی سکول نہیں بن رہا بلکہ وہ stadiums اور سکول وغیرہ عوام کے لئے ہیں اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ جیسے مرکز کے اندر مسلم لیگ (ن) والے آج بھی وزیر اعظم سے فنڈز لے رہے ہیں اور اُن کے ترقیاتی کام ہو رہے ہیں اسی طرح حکومت پنجاب ہمارے کام شروع کروائے۔ خدارا! آپ وزیر قانون صاحب سے یہ کہیں اور وہ سٹیٹمنٹ دیں تاکہ Monday تک ہمارے کام شروع ہو سکیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: رانا صاحب! ذرا بتائیے گا۔

چودھری ظہیر الدین خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے چودھری مونس الٰہی کا معاملہ استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا لیکن اس کے لئے کوئی short period ہونا چاہئے کیونکہ یہ ایک special case ہے اور لوگوں کو relief ملنا شروع ہو جائے گا۔ لاء منسٹر صاحب اپنی opinion دے سکتے ہیں لیکن میری گزارش ہے کہ اس کا ٹائم fix کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: کس کا ٹائم fix کر دیں؟

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! جو معاملہ استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، میں بیٹھ کر اس معاملے کو دیکھ لوں گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ابھی ایف آئی اے کی طرف سے یہ intimation مجھے موصول ہو گئی ہے۔ یہ میں آپ تک پہنچا دیتا ہوں اور آپ اس کو readout فرما دیں۔ دوسری بات جو شوکت بسراء صاحب نے کی ہے اس حوالے سے اُن کی مہربانی کہ انہوں نے خود ہی ذکر کیا کہ وزیر اعلیٰ صاحب کو باہر جانا پڑا۔ چونکہ وزیر اعلیٰ صاحب کی واپسی Sunday کو ہے اس لئے بسراء صاحب Monday کی بجائے ایک دو دن کی گنجائش فرما دیں تاکہ جب وہ آئیں تو اُن سے بات کر لیں گے۔ جس طرح میں نے پچھلے دن on the floor of the House بات کی تھی کہ جو ترقیاتی منصوبے اور کام عوامی فلاح کے ہیں اُن کو بند کرنے کی کوئی direction پہلے سے نہیں دی گئی لیکن اگر

ایسا کوئی عمل ہوا ہے تو وزیر اعلیٰ صاحب کے علم میں لا کر اُن سے direction لے کر اس معاملے کو resolve کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میاں صاحب جب بھی تشریف لائیں گے اُس کے دو دن بعد تک ہم اپنی deadline کو postpone کرتے ہیں تاکہ جب وہ آئیں تو اپنا پالیسی بیان دے کر ہمارے جتنے بھی ایم پی اے صاحبان کے کام ہیں وہ شروع ہو جائیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: چودھری صاحب! میرے پاس intimation آ گئی ہے۔

محترمہ روبینہ شاہین وٹو: جناب سپیکر! میں کافی دیر سے کھڑی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! میں کچھ پڑھنے لگا ہوں۔ چلیں، آپ کی بات پہلے سن لیتے ہیں۔

محترمہ روبینہ شاہین وٹو: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے آپ سے یہ گزارش کروں گی کہ جب میں بات کر رہی ہوں تو مہربانی فرماتے ہوئے آپ میرا مائیک بند نہ کرائیں۔

جناب سپیکر: اگر کوئی relevant پوائنٹ آف آرڈر ہو گا تو مائیک بند نہیں ہو گا لیکن اگر irrelevant بات کریں گی تو بند ہو جائے گا۔

محترمہ روبینہ شاہین وٹو: جناب سپیکر! میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ میری بات relevant ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ روبینہ شاہین وٹو: جناب سپیکر! پنجاب کے دُور دراز دیہات سے آنے والے ہزاروں serious patients وہ غریب لوگ ہیں جو شاید لاہور آنے کا کرایہ بھی مشکل سے arrange کر کے اپنے serious patients کو لے کر سرکاری ہسپتالوں میں آتے ہیں اور اِس وقت موجود بھی ہیں۔ ہسپتالوں کے outdoor کو بند ہوئے آج سولہواں دن ہے اور آج صبح میں نے اخبار میں پڑھا ہے کہ ہسپتالوں کے indoor بھی انہوں نے آج بند کر دیئے ہیں۔ اس معزز ایوان کی majority کا تعلق پنجاب کے rural areas سے ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ!آپ اسے باضابطہ طریقے سے لکھ کر لائیں۔ جب اس حوالے سے کوئی تحریر ہاؤس میں آئے گی تو پھر ہی میں اُس پر کچھ عمل کروں گا۔

محترمہ روبینہ شاہین وٹو: جناب سپیکر! میں صرف ایک منٹ میں اپنی بات ختم کر کے بیٹھ جاؤں گی۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ روبینہ شاہین وٹو: جناب سپیکر! میرے معزز ممبران اُن غریب لوگوں کے دکھ درد کو محسوس کرتے ہیں۔ جن غریب لوگوں کے کینسر، ہیپاٹائٹس اور دل کے آپریشن رُکے ہوئے ہیں ذرا اُن کے دکھ درد کو محسوس کیجئے۔ میری گزارش صرف یہ ہے کہ young doctors کے پیکج کے سلسلے میں جو بھی بات ہوئی ہے، میرے معزز ذمہ دار بھائی اس معزز ایوان کو on the floor of the House آگاہ کریں اور ساتھ ہمیں time frame دیں کہ ڈاکٹروں کی یہ ہڑتال کب تک ختم ہو گی۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اب مجھے یہ intimation پڑھنے دیں۔

ایف آئی اے کی جانب سے معزز ممبر اسمبلی چودھری مونس الٰہی کی گرفتاری سے جناب سپیکر کو مطلع کرنا

ARREST OF MR. MOONIS ELAHI, MPA-CASE FIR NO.46/2010 AND 05/2011 OF FIA CCC LAHORE.

This is to bring to your kind notice that the Honourable Division Bench of Lahore High Court, Lahore headed by the Honourable Chief Justice dismissed the bail petition of Mr. Moonis Elahi, Member Provincial Assembly Punjab in the cases cited as subject. Mr. Moonis Elahi, MPA has been arrested accordingly today on 17.03.2011.

This is issued for the favor of perusal and record, please.

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! دیکھیں، اس وقت 12 بج کر 20 منٹ ہو رہے ہیں اور آج 18۔تاریخ ہے جبکہ یہ لیٹر 17۔تاریخ کا ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی مہربانی۔ تشریف رکھیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر!اس میں ظفر قریشی صاحب کا جو act ہے وہ سراسر illegal ہے۔ اگر ہم یہ سمجھیں کہ اشرف سوہنا صاحب اور بسراء صاحب جو کہہ رہے ہیں کہ رحمٰن ملک صاحب اس کیس میں innocent ہیں تو وہ ظفر قریشی کی اس غیر قانونی حرکت کے خلاف کارروائی کریں اور اس کو معطل کریں کیونکہ یہ مسئلہ ایک ممبر کے استحقاق کا نہیں بلکہ اس ایوان میں موجود تمام معزز ممبران کے استحقاق کا ہے۔

جناب سپیکر: جی، کریں گے۔ محترمہ!پلیز آپ تشریف رکھیں۔اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر!ظفر قریشی کو معطل کیا جائے۔یہاں ججوں کے حوالے سے بات کرنے سے کیوں گھبراتے ہیں، کیا ہمیں کوئی ڈر ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ!پلیز تشریف رکھیں۔اب تحاریک استحقاق لیتے ہیں لیکن آج کوئی تحریک استحقاق نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر!میں تمام سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: تمام سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

سوالات

(محکمہ صحت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(تمام سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع لاہور میں لیڈی ہیلتھ وزیٹر اور لیڈی ہیلتھ ورکرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*581: **محترمہ عارفہ خالد پرویز:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں لیڈی ہیلتھ وزیٹر اور لیڈی ہیلتھ ورکرز کی تعداد کیا ہے، ان کو کون سا گریڈ دیا جاتا ہے نیز ان کی بنیادی تعلیم کیا ہوتی ہے جس بناء پر انہیں داخلہ دیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ LHVs اور LHWs کو علیحدہ علیحدہ پروگرامز کے مطابق کورسز کروائے جاتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ LHVsاورLHWs ' Antibiotic medicine بھی لکھ کر دے سکتی ہیں،اگر نہیں تواس حوالے سے کیاچیک اینڈ بیلنس رکھا جاتا ہے،اگر ہاں توکون کون سیAntibiotic medicineلکھ کر دینے کی اجازت ہے مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیاجائے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس ضمن میں ای ڈی اوہیلتھ لاہور سے رپورٹ طلب کی گئی۔اس کی رپورٹ کے مطابق:۔

ضلع لاہور میں ای ڈی او ہیلتھ کے زیر انتظام مختلف سرکاری ہسپتالوں میں بنیادی مراکز صحت /رورل ہیلتھ سنٹرزاورایم سی ایچ سنٹرز میں108لیڈی ہیلتھ وزیٹرز ملازمت کر رہی ہیں اور لیڈی ہیلتھ وزیٹرز کا گریڈ9ہوتا ہے۔ان کی بنیادی تعلیم میٹرک مع سائنس ہے اور کنٹرولر نرسنگ بورڈ سے دوسالہ ڈپلومہ کی حامل ہوتی ہیں۔

ضلع لاہور میں لیڈی ہیلتھ ورکرز کی تعداد1609ہے اوران کو کنٹریکٹ کی بنیاد پر بھرتی کیا جاتا ہے اور گریڈ کی بجائے فکسڈ تنخواہ دی جاتی ہے جو کہ -/3000روپے ماہانہ ہے اوران کی بنیادی تعلیم جن پرانہیں بھرتی کیاجاتا ہے مڈل ہے۔

(ب) لیڈی ہیلتھ وزیٹرز کو دوسالہ تربیت نرسنگ کونسل اسلام آباد کے رولز کے مطابق ایک سالہ پبلک ہیلتھ کورس اور دوسرے سال مڈوائفری کا کورس کروادیا جاتا ہے۔

ii۔ لیڈی ہیلتھ ورکرز کا کوئی کورس نہ ہوتا ہے بلکہ ان کو فیلڈ کے متعلقہ 3ماہ کی تربیت دی جاتی ہے۔

(ج) لیڈی ہیلتھ وزیٹر بنیادی مرکز صحت /دیہی مرکز صحت /زچہ بچہ سنٹر میں میٹرنٹی اینڈ چائلڈ ہیلتھ ونگ کی انچارج ہوتی ہے اور وہ انٹی بایوٹک ادویات استعمال کرنے کا مشورہ دے سکتی ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ii۔ لیڈی ہیلتھ ورکر کی تعلیم صرف مڈل ہوتی ہے۔اس کو پروگرام کے مطابق جو کوٹرائی شربت دیا جاتا ہے۔وہ اپنے ایریا میں تقسیم کرتی ہے جبکہ انٹی بایوٹک میڈیسن اپنے پاس سے نہ دے سکتی ہے۔

ساؤتھ سٹی ہسپتال اوکاڑہ میں کرپشن کی تفصیلات

*744: محترمہ عارفہ خالد پرویز: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہسپتال ساؤتھ سٹی ہسپتال اوکاڑہ میں تعینات ملازمین نے مل کر ادویات اور پٹرول کی مد میں غبن اور کرپشن کرتے ہوئے ہسپتال کو لاکھوں روپے کا نقصان پہنچایاہے؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ متعلقہ اہلکاران کی کرپشن منظر عام پر آنے کے بعد ابتدائی انکوائری میں ثابت ہونے کے بعد انہیں صرف ٹرانسفر کیاگیاہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ اہلکاران کے خلاف کب تک قواعد کے مطابق انکوائری مکمل کر لی جائے گی نیز سال08-2007 کے دوران ہسپتال میں کرپشن اور غبن کے کتنے کیسز سامنے آئے ہیں اوران کے بارے میں ہسپتال انتظامیہ کی طرف سے کیاکارروائی عمل میں لائی گئی ہے، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیاجائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ابتدائی تحقیقات کے مطابق کچھ ملازمین کے مختلف مدات بشمول میڈیسن اورPOL وغیرہ کی خریداری میں بے ضابطگیوں میں ملوث ہونے کے خدشات پائے گئے ہیں۔ثبوت کے طور پر آڈٹ رپورٹ برائے سال08-2007 کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے، تاہم تفصیلی انکوائری کے لئے مزید وقت درکار ہے جو کہ تکمیل کے مراحل میں ہے۔

(ب) ابتدائی انکوائری ابھی تک تکمیل کے مراحل میں ہے اس سے پہلے ہی کچھ ملازمین انتظامی امور کی بنیاد پر ڈاکٹرز کی شکایت پر تبدیل کئے گئے ہیں۔

(ج) ابتدائی انکوائری پر مامور کمیٹی کی تفصیلی رپورٹ جلد پیش کر دی جائے گی اور بے ضابطگیوں میں ملوث پائے گئے اہلکاروں کے خلاف قواعد کے مطابق تادیبی کارروائی کی سفارش کی جائے گی۔سال08-2007 کے دوران فی الحال کرپشن اور غبن کا کوئی کیس سامنے نہیں آیا۔ جیساکہ اوپر بیان کیاجاچکاہے ابتدائی انکوائری تکمیل کے مراحل میں ہے جیسے ہی ثبوت سامنے آئیں گے ہسپتال انتظامیہ کو مناسب کارروائی کے لئے سفارش کی جائے گی۔

ضلع قصور میں میٹرنٹی ہومز عملہ کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1801: محترمہ ثمینہ خاور حیات: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع قصور میں پائے جانیوالے میٹرنٹی ہومز میں کتنا سٹاف کام کر رہا ہے، ان کے نام، عہدہ، گریڈوار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ضلع قصور میں پائے جانیوالے میٹرنٹی ہومز میں مریضوں کو کس حساب سے ادویات فراہم کی جاتی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان میٹرنٹی ہومز میں مریضوں کو مفت ادویات فراہم نہیں کی جاتیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع قصور میں موجود 8 میٹرنٹی ہومز میں 18 ملازم کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	عہدہ	تعداد	گریڈ
1	لیڈی ہیلتھ وزیٹر	08	09
2	دائی	05	02
3	مڈوائف	01	04
4	نائب قاصد	02	01
5	چوکیدار	02	01

ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حاملہ خواتین کو ایک روپے کی پرچی فیس کے عوض بیماری کی نوعیت کے حساب سے ادویات فراہم کی جاتی ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے بلکہ ان میٹرنٹی ہومز میں موجود ادویات مریضوں کو مفت فراہم کی جاتی ہیں۔

قصور، میٹرنٹی ہومز میں خالی اسامیوں کی تعداد

*1808: محترمہ ثمینہ خاور حیات: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع قصور میں میٹرنٹی ہومز میں متعدد اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان میٹر نٹی ہومز میں خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ضلع قصور میں موجود میٹر نٹی ہومز میں تمام اسامیاں پُر ہیں۔

(ب) ضلع قصور میں میٹر نٹی ہومز میں تمام اسامیوں پر عملہ تعینات ہے۔

لاہور جناح ہسپتال، سٹاف کی تفصیلات

*1841: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جناح ہسپتال لاہور میں صفائی کرنے والا عملہ سرکاری نہیں بلکہ پرائیویٹ ہے؟

(ب) جناح ہسپتال لاہور میں صفائی کرنے والا عملہ کتنے افراد پر مشتمل ہے تفصیل مع عہدہ گریڈ بتائی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جناح ہسپتال لاہور میں صفائی کرنے والا عملہ طارق نامی ٹھیکیدار کے ماتحت کام کرتا ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت صفائی کرنے والے عملے کو مستقل طور پر سرکاری تحویل میں لینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو کیوں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ہسپتال کی خود مختاری کے بعد 1998 میں مجاز اتھارٹی کے فیصلے کے بعد صفائی کا ٹھیکہ دیا جاتا ہے۔

(ب) ٹھیکیدار 3590 جنٹیوریل اور 11 سپر وائزر مہیا کرتا ہے۔

(ج) یہ ٹھیکہ سٹینڈرڈ کلیننگ پرائیویٹ لمیٹڈ کو جس کے دو ڈائریکٹرز طارق سعید خان اور کاشف سعید ہیں مروجہ قوانین کے مطابق مجاز اتھارٹی نے دیا ہے۔

(د) یہ سوال نافذالعمل سرکاری طریق کار کے منافی ہے۔کیونکہ ٹھیکیدار کا عملہ نہ عارضی ہوتا ہے اور نہ ہی مستقل ہونے کا استحقاق رکھتا ہے۔

گنگارام ہسپتال لاہور کو فراہم کی گئی رقم کی تفصیلات

*2016:جناب محمد نوید انجم:کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) مالی سال2006-07اور2007-08 کے دوران ایل پی کی مد میں کتنی رقم گنگارام ہسپتال لاہور کو فراہم کی گئی، تفصیل سال وار فراہم کی جائے؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم ادویات کی لوکل پرچیز پر خرچ ہوئی؟

(ج) ان سالوں کے دوران ادویات کی لوکل پرچیز کن کن فرموں / کمپنیز اور میڈیکل سٹور سے کی گئی؟

(د) ادویات کی لوکل پرچیز کن کن مقاصد کے لئے کی جاتی ہے اور اس کی منظوری کون سی اتھارٹی دے سکتی ہے؟

(ہ) ان سالوں کے دوران جو رقم ادویات کی لوکل پرچیز پر خرچ ہوئی، اس کی تحقیقات (انسپکشن) ہوئی تو کتنی رقم ہر سال خُورد بُرد کرنے کا انکشاف ہوا؟

(و) خُورد بُرد کے ذمہ دار کون کون سے ملازمین قرار پائے نیز ان کے خلاف کیا کیا ایکشن لیا گیا؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) مالی سال2006-07 میں سر گنگارام ہسپتال لاہور میں ادویات کی لوکل پرچیز کے لئے 80 لاکھ روپے مختص کئے گئے تھے جبکہ مالی سال2007-08 میں اس مد میں مبلغ60لاکھ روپے مختص کئے گئے۔

(ب) مالی سال2006-07 میں کل رقم-/4355478 روپے لوکل پرچیز پر خرچ ہوئی۔مالی سال2007-08 میں کل رقم-/3967958روپے لوکل پرچیز پر خرچ ہوئی۔

(ج) مالی سال2006-07 میں لوکل پرچیز M/S Hudaibia International سے کی گئی۔مالی سال2007-08 میں لوکل پرچیز M/S Akram Brothers سے کی گئی۔

(د) ادویات لوکل پرچیز مریضوں کے علاج کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔لوکل پرچیز میڈیکل سپرنٹنڈنٹ اور ایڈیشنل میڈیکل سپرنٹنڈنٹ (ایڈمن) کرنے کے مجاز ہیں۔

(ہ) ان سالوں کے دوران ادویات کی لوکل پرچیز پر خرچ کی گئی رقم کے خُورد بُرد کا انکشاف نہ ہوا اور نہ ہی آڈٹ کے دوران خُورد بُرد کا کوئی پیرا بنا۔

(و) خُورد بُرد کا ذمہ دار کوئی نہیں ہے۔

لاہور۔ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کو فراہم کی گئی رقم کی تفصیلات

*2017:جناب محمد نوید انجم:کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) مالی سال2006-07 اور2007-08 کے دوران ایل پی کی مد میں کتنی رقم پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور کو فراہم کی گئی، تفصیل سال وار فراہم کی جائے؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم ادویات کی لوکل پرچیز پر خرچ ہوئی؟

(ج) ان سالوں کے دوران ادویات کی لوکل پرچیز کن کن فرموں، کمپنیز اور میڈیکل سٹور سے کی گئی؟

(د) ادویات کی لوکل پرچیز کن کن مقاصد کے لئے کی جاتی ہے اور اس کی منظوری کون سی اتھارٹی دے سکتی ہے؟

(ہ) ان سالوں کے دوران جو رقم ادویات کی لوکل پرچیز پر خرچ ہوئی، اس کی تحقیقات (انسپکشن) ہوئی تو کتنی رقم ہر سال خُورد بُرد کرنے کا انکشاف ہوا؟

(و) خُورد بُرد کے ذمہ دار کون کون سے ملازمین قرار پائے نیز ان کے خلاف کیا کیا ایکشن لیا گیا؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) مالی سال2006-07 میں پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور کو ادویات کی لوکل پرچیز کے لئے8.1 ملین روپے مختص کئے گئے تھے جبکہ مالی سال2007-08 میں اس مد میں 5.283 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ب) مالی سال2006-07 میں کل رقم 7.427 ملین روپے لوکل پرچیز پر خرچ ہوئے۔مالی سال2007-08 میں کل رقم5.187 ملین روپے لوکل پرچیز پر خرچ ہوئے۔

(ج) پی آئی سی فارمیسی اور ڈیسنٹ میڈیکل سٹور

(د) برائے سرکاری استحقاقی ملازمین / غرباء مریض۔لوکل پرچیز میڈیکل سپرنٹنڈنٹ اور ہیڈ آف انسٹیٹیوٹ پی آئی سی لاہور کرنے کے مجاز ہیں۔

(ہ) ان سالوں کے دوران آڈٹ رپورٹ کے مطابق کسی خُورد بُرد کا انکشاف نہیں ہوا ہے۔

(و) خُورد بُرد کا ذمہ دار کوئی نہیں ہے۔

لاہور جناح ہسپتال موجودہ ٹھیکیدار کو دوبارہ ٹھیکہ دینے کی وجوہات

*2138: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ بھی درست ہے کہ جناح ہسپتال لاہور میں 14۔جون2008 کو دیئے جانے والے ٹینڈر کواپنے منظور نظر کے معیار پر پورانہ اترنے کی وجہ سے دوبارہ24۔ستمبر2008 کو دوبارہ ٹینڈر طلب کئے گئے؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ موجودہ ٹھیکیدار جناح ہسپتال میں سروس مہیا کرنے میں ناکامی کے باوجود ایم ایس کا منظور نظر ہونے کی بنا پر پچھلے تین سال سے کام کر رہا ہے؟

(ج) کیایہ بھی درست ہے کہ موجودہ ٹھیکیدار کو نوازنے کے لئے یہی ٹینڈر17۔ستمبر2008 کو پھر دیا گیا؟

(د) کیایہ بھی درست ہے کہ 17۔ستمبر2008 کو کھلنے والے ٹینڈر میں کم ریٹ پر سروس مہیا کرنے والے ٹھیکیدار کو نظر انداز کر کے موجودہ ٹھیکیدار کو نوازا گیا؟

(ہ) کیایہ بھی درست ہے کہ 17۔ستمبر2008 کو کھلنے والے ٹینڈر سے قبل ہی موجودہ ٹھیکیدار کو مزید تین ماہ کے لئے اس کی سروس میں توسیع کر دی گئی؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست نہیں ہے۔متعلقہ صفائی کا ٹھیکہ 30۔ستمبر2008 کو ختم ہوتا تھا جس کے پیش نظر 24۔اگست کو اخبار میں اشتہار دیا گیا تھا۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔متعلقہ ٹھیکیدار کی کارکردگی تسلی بخش ہے۔

(ج) یہ درست نہیں ہے۔ کمیٹی کی میٹنگ میں تمام بولی دہندگان کو مدعو کیا گیا تھا جنہوں نے ایک دوسرے پر الزام تراشی شروع کر دی کیونکہ وہ کچھ تکنیکی سوالات کے جواب نہ دے سکے۔اس معاملے کو ادارے کی سب سے بڑی اتھارٹی بورڈ آف مینجمنٹ کے پاس لے جایا گیا جس نے ٹینڈر منسوخ کر دیئے اور اس وقت کام کرنے والے ٹھیکیدار کے کنٹریکٹ میں 3 ماہ کی توسیع کر دی گئی۔

(د) ۔ایضاً۔

(ہ) یہ درست نہیں ہے۔موجودہ ٹھیکیدار کو نوازنے کے لئے ٹینڈر نہیں دیا گیا۔بلکہ متعلقہ صفائی کے ٹھیکہ کی مدت30۔ستمبر2008کو ختم ہونا تھی جس کے پیش نظر24اور25۔اگست کو اخبار میں اشتہار دیا گیا جس میں چار فرموں نے حصہ لیا۔

فیصل آباد۔یو سی198میں ڈسپنسری بنانا

*2591:جناب جوئیل عامر سہوترا:کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیصل آباد کی یونین کونسل نمبر198میں کوئی سرکاری ڈسپنسری نہیں ہے،یونین کونسل میں اکثریت غریب لوگوں کی ہے جو پرائیویٹ علاج کی سکت نہیں رکھتی؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ یونین کونسل میں سرکاری ڈسپنسری کے قیام کا کوئی ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یونین کونسل198میں کوئی سرکاری ڈسپنسری نہیں ہے جبکہ اس کے ارد گرد تقریباً1.5کلو میٹر کے فاصلہ پر حیدرآباد کے ساتھ حاجی آباد(اشرف آباد)میں سرکاری ڈسپنسری اور محلہ نشاط آباد کے ساتھ ریلوے لائن کے دوسری طرف امین ٹاؤن میں سرکاری ڈسپنسری موجود ہے۔

(ب) یونین کونسل نمبر198فیصل آباد سٹی ایریا میں ہے۔اس یونین کونسل کے ارد گرد دو سرکاری ڈسپنسریاں ہیں جن کا فاصلہ1.5کلو میٹر ہے اور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال فیصل آباد تقریباً8کلو میٹر ہے۔

گورنمنٹ آف پنجاب کی طرف سے شہری یونین کونسلز میں ڈسپنسریز بنانے کا کوئی پیمانہ (Yard Stick) مقرر نہ ہے اس لئے سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی ایسی کوئی پالیسی نہیں ہے کہ شہری علاقہ میں ہر یونین کونسل میں ڈسپنسری بنائی جائے کیونکہ شہری علاقہ میں آبادی گنجان ہے۔ہر ایک شہری یونین کونسل کا رقبہ ایک دیہاتی یونین کونسل سے بہت کم ہے۔زیادہ تر سڑکیں پختہ ہیں۔مواصلات اور نقل و حرکت کے بہتر ذرائع ہیں اور ملحقہ یونین کونسل یا نزدیکی یونین کونسل جہاں سرکاری ڈسپنسری یا اس سے بڑی سرکاری سہولت موجود ہے،

کا فاصلہ بہت ہی کم ہے اور وہاں تک آسانی سے پہنچا جا سکتا ہے اس طرح یونین کونسل کے لوگوں کو صحت کی سہولیات وافر تعداد میں موجود ہیں۔

ٹی ایچ کیو ہسپتال ٹیکسلا میں بیڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2627: جناب محمد شفیق خان: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال ٹیکسلا کتنے بیڈ پر مشتمل ہے؟

(ب) سال 07-2006 اور 08-2007 کے دوران اس ہسپتال کی عمارت کی تعمیر پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے؟

(ج) موجودہ مالی سال میں اس ہسپتال کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(د) اس ہسپتال میں کون کون سی طبی مشینری ہے اور ان میں سے کتنی چالو حالت میں اور کتنی خراب ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال ٹیکسلا 40 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) سال 07-2006 میں اس ہسپتال کی عمارت پر 12 لاکھ روپے خرچ کئے گئے۔ سال 08-2007 میں اس عمارت پر 08 لاکھ روپے خرچ ہوئے ہیں۔

(ج) سال 09-2008 میں اس عمارت کے لئے چار لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(د) اس ہسپتال میں طبی مشینری درج ذیل ہے جو کہ ساری چالو حات میں ہے سوائے سٹیم سٹیلائزر کے جو کہ 1997 میں خریدا گیا اور تاحال اسے فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے نصب نہ کیا گیا ہے۔ جلد ہی سٹیم سٹیلائزر نصب کر دیا جائے گا۔

تفصیلات مشینری درج ذیل ہے:-

(1)	انیستھیزیا مشین	(2)	ای سی جی مشین
(3)	الٹراساؤنڈ مشین	(4)	انکوبیٹر
(5)	ایکسرے مشین	(6)	ڈینٹل یونٹ
(7)	ڈینٹل ایکسرے مشین	(8)	ڈایاتھری مشین
(9)	سکر مشین	(10)	لیب سسٹم
(11)	سٹیم سٹیلائزر	(12)	جنریٹر

ڈی ایچ کیو ہسپتال بہاولنگر میں سٹور کیپر / وارڈ بوائے کی تعداد بڑھانے کا معاملہ

*2834: محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈی ایچ کیو ہسپتال بہاولنگر میں ادویات کا ایک مین سٹور ہے اور ایک ایمرجنسی میں ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پورے ہسپتال میں صرف ایک سٹور کیپر اور ایک وارڈ بوائے ہے جو کہ مین سٹور پر تعینات ہیں اور ایمرجنسی سٹور پر کوئی سٹور کیپر / وارڈ بوائے تعینات نہ ہیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ مذکورہ ہسپتال میں مزید ایک سٹور کیپر اور وارڈ بوائے کی اسامی پیدا کرنے کو تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال بہاولنگر میں ادویات کا ایک بڑا سٹور ہے اور ایمرجنسی میں ایک ادویات کی فارمیسی بنائی گئی ہے جس میں تین عدد ڈسپنسرز اپنی شفٹ کے حساب سے ڈیوٹی کر رہے ہیں اور جن ادویات کی ایمرجنسی میں ضرورت ہوتی ہے وہ فارمیسی سے جاری کی جاتی ہیں۔

(ب) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال بہاولنگر میں سٹور کیپر کی کوئی منظور شدہ اسامی نہ ہے لیکن ڈسپنسر کو بطور سٹور کیپر تعینات کیا گیا ہے اور اس سے ہی سٹور کیپر کا کام لیا جا رہا ہے اور اس کے ساتھ وارڈ بوائے بھی اس کی مدد کرتا ہے۔اس کے علاوہ ہر شعبے میں وارڈ بوائے تعینات ہیں جو کہ اپنی اپنی ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں اور ایمرجنسی میں ایک ادویات کی فارمیسی بنائی گئی ہے جس میں تین عدد ڈسپنسر اپنی شفٹ کے حساب سے ڈیوٹی کر رہے ہیں اور جن ادویات کی ایمرجنسی میں ضرورت ہوتی ہے وہ فارمیسی سے جاری کی جاتی ہیں اور ایمرجنسی والے وارڈ بوائے ادویات نکالنے میں مدد کرتے ہیں۔

(ج) چونکہ پہلے ہی سٹور اور فارمیسی میں ڈسپنسروں کی ڈیوٹی لگائی گئی ہے۔اگر گورنمنٹ میڈیسن سٹور کیپر کی پانچ عدد اور وارڈ بوائز کی دس اسامیاں منظور کر دے تو محکمہ کو اس سے بڑا فائدہ ہو گا۔

میڈیکل کالجوں میں سیلف فنانس سکیم کے تحت داخلوں سے متعلقہ تفصیلات

*2874: رانا آصف محمود: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر خزانہ نے اپنی بجٹ تقریر میں اعلان فرمایا تھا کہ سیلف فنانس سکیم کے تحت داخلہ میڈیکل کالجوں میں ختم کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جو طالب علم اس سکیم کے تحت پہلے پڑھ رہے ہیں ان سے اس سکیم کے تحت وہی پہلے والی فیس وصول کی جارہی ہے؟

(ج) کیا یہ زیادتی نہیں کہ ایک سکیم جو بری ہونے کی وجہ سے ختم کردی گئی ہے مگر اس کے تحت تعلیم حاصل کرنے والے طالب علموں سے فیس پرانی شرح سے وصول کی جارہی ہے؟

(د) کیا حکومت پنجاب کے میڈیکل کالجز میں سیلف فنانس کے تحت تعلیم حاصل کرنے والے طالب علموں سے عام روٹین کی فیس وصول کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ وزیراعلیٰ پنجاب کے فیصلہ کے مطابق حکومت پنجاب کے میڈیکل کالجوں میں سیلف فنانس کی بنیاد پر داخلہ لینے کی سکیم 09-2008 ختم کردی گئی ہے کیونکہ یہ سکیم میرٹ کی حق تلفی کا باعث بنتی ہے اور سیشن 09-2008 سے تمام داخلے اوپن میرٹ کی بنیاد پر کئے جارہے ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ وزیراعلیٰ پنجاب کے احکام کے مطابق سیلف فنانس سکیم کے تحت پہلے سے داخل شدہ طلباء کو ان کو داخلے کی شرائط کی بنیاد پر تعلیم جاری رکھنے کی اجازت دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے بلکہ سیلف فنانس سکیم کا خاتمہ مؤثر باماضی نہیں کیا جاسکتا۔ مزید برآں سیلف فنانس سکیم کے تحت زیر تعلیم طلباء نے اپنے داخلے کی شرائط کے برعکس فیس ادا کرنے کی بجائے وزیراعلیٰ پنجاب کے فیصلہ کے خلاف ہائیکورٹ میں پٹیشن دائر کی تھی جو کہ میرٹ پر مسترد کی جاچکی ہے لہذا عدالت عالیہ کے فیصلہ کے مطابق ایسے طلبہ اپنے داخلے کی شرائط کے مطابق فیس ادا کرنے کے پابند ہیں حکومت پنجاب اس سلسلے میں عدالتی فیصلہ کا احترام کرے گی۔

(د) جز (ج) میں درج ہے۔

بی ایچ یو پنڈ نوشہری تحصیل ٹیکسلا میں منظور شدہ اسامیاں و دیگر تفصیلات

*2879: جناب محمد شفیق خان: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) بی ایچ یو پنڈ نوشہری تحصیل ٹیکسلا ضلع راولپنڈی میں منظور شدہ اسامیاں کتنی کس کس گریڈ کی ہیں کتنی کب سے خالی ہیں؟

(ب) اس بی ایچ یو کو سال 2007-08 اور 2008-09 کے دوران کتنی رقم سالانہ ادویات کی فراہمی کے لئے دی گئی؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس وقت اس بی ایچ یو کے پاس مریضوں کو فراہم کرنے کے لئے ادویات اور سرنج تک نہ ہیں؟

(د) کیا حکومت اس بی ایچ یو کو ادویات کی فراہمی کے لئے فوری گرانٹ دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) منظور شدہ اسامیوں کی کل تعداد 11 ہے۔ جن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ماسوائے میڈیکل ٹیکنیشن، سینٹری انسپکٹر اور مڈوائف کے باقی تمام اسامیاں پُر ہیں۔ پیرا میڈیکل ڈپلومہ ہولڈرز نہ ملنے کے باعث درج ذیل اسامیاں عرصہ دراز سے خالی ہیں۔ باوجود اس کے کہ ہر ماہ واک ان انٹرویو جاری ہیں اور جونہی کوئی ڈپلومہ ہولڈر موزوں امیدوار ملا تو خالی اسامی پُر کر دی جائے گی۔

(ب) بنیادی مرکز صحت پنڈ نوشہری کو سال 2007-08 میں مبلغ -/1,88,776 اور 2008-09 میں مبلغ -/2,04,082 روپے ادویات خریدنے کے لئے فراہم کئے گئے۔

(ج) یہ قطعی طور پر درست نہ ہے کیونکہ ادویات اور سرنجز ہر ماہ باقاعدگی سے مہیا کی جا رہی ہیں۔

(د) ادویات خریدنے کے لئے گرانٹ پہلے ہی مہیا کی گئی ہے اور مزید ادویات ضرورت کے مطابق خریدی جا رہی ہیں۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال سیالکوٹ میں بیڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2940: رانا آصف محمود: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال سیالکوٹ کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) مالی سال2007-08اور2008-09میں اس ہسپتال کے لئے کتنی رقم سالانہ مختص کی گئی؟

(ج) کتنی رقم سے طبی مشینری اور آلات خرید کئے گئے؟

(د) کتنی رقم سے اس ہسپتال کے لئے گاڑیاں/ایمبولینسز خرید کی گئیں؟

(ہ) اس وقت اس ہسپتال میں کون کون سی طبی مشینری کب سے خراب ہے اور یہ کب تک ٹھیک کروادی جائے گی؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع سیالکوٹ میں اس وقت دو ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر لیول ہسپتال کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔ علامہ اقبال میموریل ڈی ایچ کیو ہسپتال، سیالکوٹ 400بیڈز پر مشتمل ہے جبکہ گورنمنٹ سردار بیگم،ڈی ایچ کیو لیول ہسپتال134بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) علامہ اقبال میموریل ڈی ایچ کیو ہسپتال،سیالکوٹ کے لئے08۔2007میں 9,20,01,000/۔روپے مختص کئے گئے اور سال09۔2008میں 8,17,44,000/۔ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

گورنمنٹ سردار بیگم ڈی ایچ کیو لیول ہسپتال سیالکوٹ کے لئے08۔2007میں 3,17,76,000/۔روپے اور سال 09۔2008کے لئے 3,53,47,000/۔روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ج) علامہ اقبال میموریل ڈی ایچ کیو ہسپتال ، سیالکوٹ میں مالی سال08۔2007میں 1,64,00,000/۔روپے طبی مشینری کے لئے مختص کئے گئے اور طبی مشینری خریدی گئی اور سال09۔2008 میں مبلغ-/1000روپے طبی مشینری کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔ گورنمنٹ سردار بیگم ڈی ایچ کیو لیول ہسپتال سیالکوٹ میں مالی سال08۔2007اور 09۔2008میں کوئی بھی طبی مشینری اور آلات نہ خریدے گئے ہیں۔

(د) علامہ اقبال میموریل ڈی ایچ کیو ہسپتال ، سیالکوٹ میں 08۔2007 میں کوئی گاڑی نہیں خریدی گئی اور09۔2008 میں کوئی گاڑی نہ خریدی گئی ہے تاہم ایک عدد ایمبولینس 31لاکھ 71ہزار روپے میں خریدی گئی ہے۔

گورنمنٹ سردار بیگم ڈی ایچ کیو لیول ہسپتال سیالکوٹ میں ان دو مالی سالوں کے دوران کوئی بھی گاڑی/ایمبولینس نہ خریدی گئی ہے۔

(ہ) علامہ اقبال میموریل ڈی ایچ کیو ہسپتال اور گورنمنٹ سردار بیگم ڈی ایچ کیو لیول ہسپتال میں اس وقت کوئی بھی طبی مشینری خراب نہ ہے۔

ضلع بہاولپور ٹی ایچ کیو، آر ایچ سیز، بی ایچ یوز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2951: ڈاکٹر محمد افضل: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاولپور میں ٹی ایچ کیو، آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز کی تعداد سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) ان ہسپتالوں میں سینئر میڈیکل آفیسرز، میڈیکل آفیسرز اور ویمن میڈیکل آفیسرز کی منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تعداد کیا ہے نیز حکومت خالی اسامیوں کو کب تک پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کتنے تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں ڈائلیسز مشینیں موجود ہیں اور جن ہسپتالوں میں ڈائلیسز مشین نہیں ہے ان میں حکومت کب تک مذکورہ مشین فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر صحت (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع بہاولپور میں 04 ٹی ایچ کیو، 10 آر ایچ سیز اور 71 بی ایچ یوز ہیں۔ تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان ہسپتالوں میں سینئر میڈیکل آفیسر کی منظور شدہ اسامیاں 14 ہیں جبکہ 07 خالی ہیں۔
میڈیکل آفیسر کی منظور شدہ اسامیاں 127 ہیں جبکہ 51 اسامیاں خالی ہیں۔
ویمن میڈیکل آفیسر کی اسامیاں 18 ہیں جبکہ 3 خالی ہیں۔ تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
میڈیکل آفیسرز کی خالی اسامیوں کو بذریعہ PPSC پر کرنے کے لئے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

(ج) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال احمد پور اور حاصل پور میں چار چار ڈائلیسز مشینیں ہیں جبکہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال یزمان اور تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال خیر پور ٹامیوالی میں موجودہ مالی سال کے لئے سکیم منظور کرالی گئی ہے۔

پی پی۔288رحیم یار خان،مراکز صحت سے متعلقہ تفصیلات

*2955:میاں شفیع محمد:کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔288رحیم یار خان میں کتنے رورل ہیلتھ سنٹرز اور بیسک ہیلتھ یونٹس قائم ہیں؟

(ب) حلقہ مذکورہ کے RHCs اور BHUs میں تعینات ڈاکٹرز اور سٹاف کی تعداد، نام پتا جات، عہدہ اور تعلیمی قابلیت کی تفصیل بتائی جائے؟

(ج) حلقہ کے ہسپتالوں آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز میں منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تعداد کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں نیز حکومت ان خالی اسامیوں پر کب تک تعیناتی کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) ان میں سالانہ کتنی مالیت کی ادویات کے لئے فنڈز مقرر کئے گئے موجودہ مالی سال اور پچھلے سال کی تفصیلات بیان کریں؟

(ہ) ان ہسپتالوں میں مریضوں کو ادویات کے علاوہ کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں نیز کیا بی ایچ یوز میں پانی کی سہولت بھی میسر ہے؟

(و) کیا یہ درست ہے کہ دیہی علاقوں میں بی ایچ یو تعمیر کرتے وقت عملہ کے لئے رہائش گاہ بھی تعمیر کی جاتی ہے؟

(ز) کیا یہ درست ہے کہ بی ایچ یوز کی تعمیر و مرمت پر پابندی ہے،اگر ہاں تو حکومت یہ پابندی کب تک ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حلقہ پی پی۔288میں دو RHCs اور پانچ BHUs کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام سنٹر	جائے وقوعہ	نمبر شمار	نام سنٹر	جائے وقوعہ
1	RHC	نواں کوٹ	5	BHU	چاچڑاں شریف
2	RHC	ظاہر پیر	6	BHU	قادر پور
3	BHU	لنجی واڑ	7	BHU	تھکل آرائیں
4	BHU	غوث پور			

(ب) ان طبی سنٹروں میں کل101ڈاکٹرز بمعہ دیگر عملہ کام کر رہے ہیں جن کے نام،پتا جات، عہدہ اور تعلیمی قابلیت کی تفصیل(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان طبی مراکز میں منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام طبی مرکز	منظور شدہ اسامیاں	خالی اسامیاں
1	RHC نواں کوٹ	44	8
2	RHC ظاہر پیر	42	10
3	RHC لنگی وار	42	03
4	BHU غوث پور	42	03
5	BHU چاچڑاں شریف	42	03
6	BHU تھکل آرائیں	42	03
7	BHU قادر پور	42	06

حکومت خالی اسامیوں پر ڈاکٹرز کی تعیناتی کے لئے سرگرم ہے اس سلسلہ میں پنجاب پبلک سروس کمیشن سے 101 ویمن میڈیکل آفیسرز کی بھرتی کے لئے سفارشات موصول ہو چکی ہیں جن کو جلد ہی تعینات کر دیا جائے گا جبکہ 235 میڈیکل آفیسرز کی بھرتی برائے سفارشات پنجاب پبلک سروس کمیشن میں انٹرویوز جاری ہیں جبکہ ڈینٹل سرجن کی بھرتی کے لئے requisition پنجاب پبلک سروس کمیشن کو بھیج دی گئی ہے۔ اس طرح پیرامیڈیکل سٹاف کی بھرتی کے لئے ضلعی حکومت جلد ہی اشتہار دے رہی ہے جبکہ درجہ چہارم کی اسامیوں کی بھرتی پر پابندی ہے۔ جونہی پابندی ختم ہو گی یہ اسامیاں پُر کر دی جائیں گی۔

(د) جز(الف) میں درج ہر RHC کو 08۔2007 میں 3 لاکھ روپے اور 09۔2008 میں 10 لاکھ روپے ادویات کی مد میں دیئے گئے جبکہ ہر BHU کو 08۔2007 میں 3 لاکھ 9 ہزار 8 سو 98 روپے اور 09۔2008 میں 4 لاکھ 29 ہزار 6 سو 30 روپے ادویات کی مد میں دیئے گئے۔

(ہ) ان ہسپتالوں میں ادویات کے علاوہ ایکسرے، لیبارٹری کی جدید سہولیات کے علاوہ الٹراساؤنڈ، لیبر روم، ڈینٹل اور انڈور ایمبولینس کی سہولیات بھی میسر ہیں۔

(و) بی ایچ یو کا ایک معیار ہوتا ہے جس کے مطابق رہائش بھی تعمیر کی جاتی ہے۔

(ز) بی ایچ یوز کی تعمیر و مرمت پر کوئی پابندی نہ ہے۔ مرحلہ وار دیہی و بنیادی مراکز صحت پر تعمیر و مرمت کا کام ہوتا رہتا ہے۔

میو ہسپتال لاہور میں ای ایم جی مشین کی مرمت

*2970: محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پورے صوبہ پنجاب میں ای ایم جی کی صرف ایک ہی مشین ہے جو کہ میوہسپتال لاہور کو مہیا کی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ میں صرف ایک مشین ہونے کی وجہ سے ای ایم جی ٹیسٹ کروانے والے مریض صوبہ بھر سے میوہسپتال لاہور آتے ہیں؟

ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مشین عرصہ دراز سے خراب ہے؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ مشین کے خراب پرزہ جات تبدیل کرنے اور اسے چالو کرنے کو تیار ہے تو کب تک، نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست نہ ہے بلکہ پنجاب میں ای ایم جی مشینیں مندرجہ ذیل ہسپتالوں میں موجود ہیں۔

(I) میوہسپتال لاہور (II) شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان

(III) چلڈرن ہسپتال لاہور (IV) جنرل ہسپتال لاہور

(ب) یہ درست نہ ہے بلکہ مریض اپنی سہولت کے مطابق مندرجہ بالا کسی بھی نزدیکی ہسپتال سے مذکورہ ٹیسٹ کرواسکتا ہے۔

(ج) متعلقہ ہسپتالوں سے فراہم کردہ معلومات کے مطابق یہ تمام مشینیں بشمول میوہسپتال، لاہور درست حالت میں ہیں اور کام کررہی ہیں۔

(د) چونکہ مشین درست حالت میں کام کررہی ہے لہذا پرزہ جات تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

تحصیل اور ضلع لیول کے ہسپتالوں میں ہیپاٹائٹس کی لیبارٹری اور وارڈز کا قیام

*3022: محترمہ خدیجہ عمر: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اس وقت تقریباً دو کروڑ افراد ہیپاٹائٹس کی مختلف اقسام کا شکار ہیں؟

(ب) کیا حکومت ہیپاٹائٹس کے مریضوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کو روکنے کے لئے ہر تحصیل اور ضلع میں ہیپاٹائٹس کے خصوصی شعبے اور بڑے ہسپتالوں میں مکمل لیبارٹریاں اور وارڈز قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ہیپاٹائٹس کا مرض لاعلمی، کم صحت مند طرز زندگی اور کم آہنگی کی وجہ سے پھیل رہا ہے۔ مختلف عوامل جن میں استرا، بلیڈ اور ڈینٹل کے آلات، کان و ناک چھیدوانے میں احتیاط نہ کرنا وغیرہ اس کے پھیلاؤ کا باعث ہیں۔WHO کے مطابق ہیپاٹائٹس کے پھیلاؤ میں پاکستان درمیانہ درجے کے ممالک میں شامل ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ 2تا7 فیصد لوگ اس مرض میں مبتلا ہیں۔ہیپاٹائٹس کا علاج طویل، مشکل اور مہنگا ہے اس سلسلہ میں سب سے اہم بات لوگوں کو بیماری کے پھیلاؤ، اس کی وجوہات اور بچاؤ کے لئے عوام کو آگاہی دینا ہے۔ تاکہ عوام اس بیماری سے بچ سکیں۔

حکومت پنجاب آگاہی کے سلسلہ میں مختلف اور مؤثر اقدامات کر رہی ہے۔ ریڈیو، پریس اور ٹی وی کے ذریعے آگاہی کے پیغامات عوام تک پہنچائے جا رہے ہیں۔ مختلف ٹی وی چینلز پر ہیلتھ ایجوکیشن کے پیغامات پرائم ٹائم میں نشر کئے جاتے ہیں ان ٹی وی کمرشلز میں ٹیکہ لگوانے کی صورت میں نئی سرنج کا استعمال، سکرین شدہ انتقال خون، دانتوں کے آلات کا صاف ہونا، شیو کرانے کے لئے نئی بلیڈ کا استعمال، کان اور ناک چھیدوانے کے لئے صاف آلات کا استعمال یقینی بنانے کے لئے اقدامات کرنے کی تلقین کی جاتی ہے۔اس کے علاوہ ضلعی سطح پر آگاہی کے لئے سیمینار منعقد کئے جاتے ہیں۔

ہیپاٹائٹس کی تشخیص اور علاج بہت مہنگا ہے۔ حکومت پنجاب نے ضلع کے تمام ہسپتالوں بشمول ضلعی ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں وتدریسی ہسپتالوں میں ہیپاٹائٹس کے مرض کے تشخیص کے لئے لیبارٹریوں میں ضروری ساز و سامان و کٹس وغیرہ مہیا کر رکھی ہیں۔ جہاں پر عوام کے لئے مفت تشخیصی سہولیات میسر ہیں۔

حکومت پاکستان نے ہیپاٹائٹس کے علاج کے لئے 2005 میں "نیشنل ہیپاٹائٹس پروگرام" کا آغاز کیا۔ حکومت پاکستان نے مالی سال08۔2007 میں پنجاب بھر میں تقریباً 5,000 سے زیادہ مریضوں کو مفت ادویات فراہم کی ہیں۔ امسال 2009 میں مالی بحران کے باعث پنجاب بھر کے لئے کوٹہ کم کر کے صرف 535 مریض کر دیا گیا ہے۔ حکومت پنجاب کی مخلصانہ خواہش ہے کہ عوام الناس کو ان کی دہلیز پر علاج معالجہ کی سہولتیں فراہم کرے۔ اس سلسلہ

میں ہیپاٹائٹس کے موذی مرض کے علاج کا PC-I بنایا گیا ہے جس کے تحت پنجاب بھر میں ہیپاٹائٹس "سی" کے پانچ ہزار سے زائد مریضوں کو علاج کی سہولیات مفت فراہم کی جائیں گی۔ ہیپاٹائٹس کے علاج کے لئے یہ بنیادی شرط ہے کہ مریض کے خون کا PCR ٹیسٹ کیا جائے۔ اس سلسلہ میں بھی حکومت پنجاب نے انقلابی قدم اٹھایا ہے اور پنجاب میں مندرجہ ذیل تین ہسپتالوں میں PCR مشینیں نصب کی جا رہی ہیں۔

(I) فیصل آباد (II) راولپنڈی (III) ملتان

دریں اثناء بہاولپور اور لاہور کے جناح ہسپتال میں PCR مشینیں پہلے ہی کام کر رہی ہیں۔ اس طرح پورے پنجاب میں PCR کی تشخیص و علاج کی سہولیات فراہم ہو جائیں گی۔

(ب) ایضاً

ہیپاٹائٹس کے مرض کے خاتمہ کے لئے پولیو طرز کا پروگرام شروع کرنے کا معاملہ

*3062: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

حکومت پنجاب ضلع گجرات میں ہیپاٹائٹس کو ختم کرنے کے لئے پولیو طرز کا پروگرام شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ ہیپاٹائٹس کے مرض پر جلد سے جلد قابو پایا جا سکے، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

حکومت پنجاب نے ہیپاٹائٹس کے مرض کے خاتمے کے لئے مختلف اقدامات اٹھائے ہیں۔ صوبہ پنجاب کے دیگر اضلاع کی طرح ضلع گجرات میں بھی ہیپاٹائٹس کے مرض کے خاتمے کے پروگرام کا حصہ ہے۔ عزیز بھٹی شہید ہسپتال گجرات میں ہیپاٹائٹس کے مرض کی روک تھام کا سنٹر قرار دیا گیا ہے۔ اس ہسپتال میں ہیپاٹائٹس مرض کی تشخیص اور علاج کا ٹیسٹ جن میں LFT اور ELSA میں مبتلا مریضوں کے لئے علاج اور سکریننگ کی مفت سہولت فراہم کی گئی ہے۔ ہیپاٹائٹس بی کی روک تھام کے لئے High Risk Group کے مختلف ٹیکے لگائے جاتے ہیں۔ مرض کی آگاہی اور شعور کے سلسلہ میں پمفلٹ اور پوسٹر بھی فراہم

کئے جا رہے ہیں ہیپاٹائٹس کی روک تھام کے لئے پنجاب کے تمام اضلاع میں پروگرام پہلے ہی شروع کر رکھا ہے اور گجرات میں بھی یہ پروگرام کامیابی سے جاری ہے۔

تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتال علی پور مظفر گڑھ کی تفصیلات

*3193: ڈاکٹر سامیہ امجد: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتال علی پور (مظفر گڑھ) کتنے بیڈز پر مشتمل ہے اور ایمرجنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) کیا مذکورہ ہسپتال اور ایمرجنسی میں بیڈز کی سہولیات اس تحصیل اور شہر کی ضروریات کے لئے کافی ہے اگر ناکافی ہیں تو اس ہسپتال اور ایمرجنسی میں کب تک توسیع متوقع ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال علی پور 40 بیڈز پر مشتمل ہے اور ایمرجنسی وارڈ 4 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) ہسپتال وارڈز اور ایمرجنسی وارڈ آبادی کے لحاظ سے ناکافی ہیں۔ ہسپتال کا رقبہ کم ہونے کی وجہ سے مزید توسیع نہیں ہو سکتی۔

ملتان شہر میں سرکاری ہسپتالوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3218: جناب عبدالوحید چودھری: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ملتان شہر میں کون کون سے سرکاری ہسپتال کس کس جگہ قائم ہیں؟

(ب) یہ ہسپتال کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں؟

(ج) ان ہسپتالوں کو سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران کتنی رقم سالانہ کس کس مد میں فراہم کی گئی ہے؟

(د) ان ہسپتالوں میں ڈاکٹرز اور فزیو تھراپسٹ کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ہ) کیا حکومت ڈاکٹرز اور فزیو تھراپسٹ کی اسامیوں پر بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ملتان شہر میں کل پانچ سرکاری ہسپتال کام کر رہے ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(i) نشتر ہسپتال اینڈ میڈیکل کالج ملتان
(ii) چودھری پرویزالٰہی،انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان
(iii) چلڈرن ہسپتال کمپلکس /انسٹیٹوٹ آف چائلڈ ہیلتھ ملتان
(iv) سول ہسپتال ملتان
(v) فاطمہ جناح ہسپتال برائے خواتین ملتان

(ب) ان ہسپتالوں میں بیڈز کی تفصیل درج ذیل ہے۔
(i) نشتر ہسپتال اینڈ میڈیکل کالج ملتان 1183 بیڈز
(ii) چودھری پرویزالٰہی،انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان 200 بیڈز
(iii) چلڈرن ہسپتال کمپلکس /انسٹیٹوٹ آف چائلڈ ہیلتھ ملتان 150 بیڈز
(iv) سول ہسپتال ملتان 61 بیڈز
(v) فاطمہ جناح ہسپتال برائے خواتین ملتان 40 بیڈز

(ج) ملتان شہر کے سرکاری ہسپتالوں کو سال 08۔2007 اور 09۔2008 کے دوران فراہم کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ہسپتال	سال	رقم
I	نشتر ہسپتال اینڈ میڈیکل کالج ملتان	2007-08	1204.721000/- روپے
		2008-09	1551,931000/- روپے
II	چودھری پرویزالٰہی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان	2007-08	295515000/- روپے
		2008-09	290689000/- روپے
III	چلڈرن ہسپتال کمپلکس /انسٹیٹوٹ آف چائلڈ ہیلتھ ملتان	2007-08	86347000/- روپے
		2008-09	193972000/- روپے
IV	سول ہسپتال / فاطمہ جناح ہسپتال ملتان	2007-08	26131270/- روپے
		2008-09	35247000/- روپے

(د) اس وقت نشتر ہسپتال اور چودھری پرویزالٰہی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی اور چلڈرن کمپلکس ہسپتال ملتان میں میڈیکل آفیسر کی کوئی اسامی خالی نہ ہے تاہم سول ہسپتال اور جناح ہسپتال ملتان میں ڈاکٹروں کی تیس اسامیاں اور لیڈی ڈاکٹر کی آٹھ اسامیاں خالی ہیں اور فزیوتھراپسٹ کی نشتر ہسپتال میں ایک اور چودھری پرویزالٰہی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں فزیوتھراپسٹ کی تین اسامیاں خالی ہیں۔

(ہ) حکومت خالی اسامیوں پر ڈاکٹرز کی تعیناتی کے لئے سرگرم ہے اس سلسلے میں مارچ 2011 میں 101 ویمن میڈیکل آفیسرز کی سفارشات پنجاب پبلک سروس کمیشن سے موصول

ہو چکی ہیں جن کو جلد ہی تعینات کر دیا جائے گا جبکہ 235 میڈیکل آفیسرز کی اسامیوں پر بھرتی کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن میں انٹرویوز جاری ہیں جن کی سفارشات موصول ہوتے ہی تعینات کر دیا جائے گا۔ جبکہ اسسٹنٹ پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسرز، پروفیسرز، سپیشلسٹ ڈاکٹرز اور فزیو تھراپسٹ کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے requisition پنجاب پبلک سروس کمیشن کو بھیجی ہوئی ہے۔

سروسز ہسپتال لاہور آؤٹ ڈور کے ہر شعبہ میں الٹرا ساؤنڈ کی سہولت فراہم کرنے کا معاملہ

*3281: میاں نصیر احمد: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سروسز ہسپتال لاہور آؤٹ ڈور (تمام شعبہ جات) میں الٹرا ساؤنڈ کے لئے ایک جگہ یا شعبہ ہے؟

(ب) کیا آؤٹ ڈور (تمام شعبہ جات) سے مریضوں کو علیحدہ علیحدہ شعبہ کی الٹرا ساؤنڈ مشین پر refer کیا جاتا ہے یا ان کے لئے ایک ہی جگہ یا الٹرا ساؤنڈ کا شعبہ موجود ہے؟

(ج) کیا حکومت سروسز ہسپتال کے آؤٹ ڈور کے ہر شعبہ کے لئے علیحدہ علیحدہ الٹرا ساؤنڈ کی سہولت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس وقت OPD میں ایک الٹراء ساؤنڈ مشین موجود ہے جو کہ تمام آؤٹ ڈور مریضوں کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں الٹراء ساؤنڈ کی سہولت سروسز ہسپتال کا ریڈیالوجی ڈیپارٹمنٹ بھی مہیا کرتا ہے۔

(ب) آؤٹ ڈور میں گائنی یونٹ نمبر 1، 2، 3 میں علیحدہ علیحدہ الٹراء ساؤنڈ مشینیں مہیا کی گئی ہیں جو کہ تمام ان ڈور، ایمرجنسی اور لیبر روم کے مریضوں کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔

(ج) چونکہ الٹراء ساؤنڈ امراض کی تشخیص کے لئے الٹراء ساؤنڈ کے ماہر / ریڈیالوجسٹ ہی الٹراء ساؤنڈ مشین استعمال کر سکتے ہیں لہذا اس مشین کا ہر شعبہ میں ہونا ضروری نہ ہے۔

تحصیل بھلوال، آر ایچ سیز سے متعلقہ تفصیلات

*3315: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل بھلوال میں کتنے آر ایچ سی کس کس جگہ قائم ہیں؟

(ب) ان آر ایچ سیز کو سال 09-2008 کے دوران کتنی رقم فراہم کی گئی ہے؟

(ج) ان آر ایچ سیز کو ادویات کی خرید کے لئے کتنی گرانٹ دی گئی ہے تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ فراہم کریں؟

(د) کیاحکومت کے علم میں ہے کہ ان تمام آر ایچ سیز میں ادویات کی شدید قلت ہے؟

(ہ) کیاحکومت ان آر ایچ سیز کو ادویات کی خرید کے لئے مزید گرانٹ فراہم کرنے کاارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تحصیل بھلوال میں کل تین آر ایچ سیز ہیں جو کہ مندرجہ ذیل جگہوں پر قائم ہیں۔

1۔ آر ایچ سی، میانی

2۔ آر ایچ سی، بھیرہ

3۔ آر ایچ سی پھلروان

(ب) ان آر ایچ سیز کو سال 09۔2008 کے دوران فراہم کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام آر ایچ سی	فراہم کردہ رقم
آر ایچ سی میانی	81,10,000/- روپے
آر ایچ سی بھیرہ	83,37,000/- روپے
آر ایچ سی پھلروان	77,30,000/- روپے

(ج) ادویات کی مد میں دی جانے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام آر ایچ سی	فراہم کردہ رقم کی تفصیل
آر ایچ سی میانی	8,00,000/- روپے
آر ایچ سی بھیرہ	9,50,000/- روپے
آر ایچ سی پھلروان	7,00,000/- روپے

(د) یہ درست نہ ہے۔ کسی بھی آر ایچ سی میں ادویات کی کوئی قلت نہ ہے اور نہ ہی دوران سال کہیں سے بھی اس ضمن میں کوئی شکایت موصول ہوئی ہے۔

(ہ) حکومت ہر سال بجٹ میں خاطر خواہ اضافہ کر رہی ہے۔

سروسز ہسپتال لاہور میں تعینات ڈاکٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3323: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سروسز ہسپتال لاہور میں اس وقت کتنے شعبے ہیں اور ان میں تعینات ڈاکٹروں کی تعداد مع عہدہ سے آگاہ کریں؟

(ب) کیا حکومت کنٹریکٹ پر کام کرنے والے ڈاکٹروں کو مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سروسز ہسپتال لاہور میں اس وقت طب والجراحت کے 40 شعبے کام کر رہے ہیں اور ان میں تعینات ڈاکٹروں کی تعداد مع عہدہ درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	عہدہ، ڈاکٹرز	تعداد ڈاکٹرز
1	گریڈ20	12
2	گریڈ19	61
3	گریڈ18	71
4	گریڈ17	225

(ب) حکومت پنجاب نے کنٹریکٹ پر کام کرنے والے تمام میڈیکل آفیسرز (BS-17)، سپیشلسٹ (BS-18)، سینئر رجسٹرار (BS-18) کو مستقل کر دیا گیا ہے۔50 فیصد اسسٹنٹ پروفیسرز جو کہ کنٹریکٹ پر کام کر رہے تھے ان کو Direct Recruitment کی پوسٹوں پر ریگولر کر دیا گیا ہے اور اس وقت تقریباً 80 اسسٹنٹ پروفیسرز کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں ان کی سروس ریگولر کرنے کے لئے کیس ہائیکورٹ میں زیر سماعت ہے۔ جیسے ہی کوئی فیصلہ ہو گا اس کے مطابق عمل کیا جائے گا۔

ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال گوجرانوالہ، حافظ آباد میں برن یونٹ کا قیام

*3324: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال گوجرانوالہ اور ڈسٹرکٹ ہسپتال حافظ آباد میں جلے ہوئے مریضوں کے علاج معالجہ کے لئے کوئی برن یونٹ نہ ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ ہسپتالوں میں برن یونٹ قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک۔

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال گوجرانوالہ اور ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال حافظ آباد میں علیحدہ برن یونٹ قائم نہ ہیں۔تاہم ایسے مریضوں کا علاج جنرل سرجری وارڈ میں کیا جاتا ہے۔

(ب) حکومت پنجاب محکمہ صحت فنڈز کی کمی کی وجہ سے رواں مالی سال میں اوپر بیان کردہ ہسپتالوں میں برن یونٹ قائم کرنے کا ارادہ نہ رکھتی ہے، کیونکہ مالی سال 11-2010 میں اس سکیم کے لئے کوئی رقم مختص نہیں ہے۔

کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی کی تفصیلات

*3340:ڈاکٹر سامیہ امجد:کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج کو کب یونیورسٹی کا درجہ دیا گیااور اس کے اغراض ومقاصد کیا تھے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ایک غیر ملکی ماہر کے مشورے پر مذکورہ یونیورسٹی کو دوبارہ کالج کا سٹیٹس دینے پر غور ہو رہا ہے،اگر ہاں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج 1860 میں قائم کیا گیا۔اس ادارے نے پچھلے 149 سالوں میں ہزاروں بہترین ڈاکٹرز پیدا کئے، جنہوں نے دنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں اپنااور اپنے ملک کا نام روشن کیا۔اس ادارے کی بے پناہ خدمات کی بنیاد پر 1999 میں اس وقت کے وزیراعظم نے اعلان کیا کہ اس ادارے کو یونیورسٹی کا درجہ دیں گے۔ جنوری 2006 میں کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج کو باقاعدہ یونیورسٹی کا درجہ دے دیا گیا یہ ادارہ آج بھی اپنے وسائل کے مطابق بچوں کو بہترین میڈیکل تعلیم دے رہا ہے اور میڈیکل تحقیق میں تیزی سے اپنا مقام بنا رہا ہے۔

(ب) کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی کو دوبارہ کالج بنانے پر غور کیا گیا مگر موجودہ عزت مآب چیف منسٹر میاں محمد شہباز شریف نے پوری چھان بین کے بعد فیصلہ دیا کہ کنگ ایڈورڈ میڈیکل

یونیورسٹی قائم رہے گی اور حکومت پنجاب مالی وسائل اور ہر طرح کی رہنمائی مہیا کرے گی اور اس میڈیکل یونیورسٹی کو دنیا کی بہترین یونیورسٹی کے ہم پلہ بنایا جائے گا۔

واٹر اینڈ فوڈ ایکٹ 1977 کے اغراض و مقاصد و دیگر تفصیلات

*3352: سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) واٹر اینڈ فوڈ ایکٹ (Water & Food Act 1977) کے اغراض و مقاصد کیا تھے؟

(ب) کیا حکومت خصوصی اقدامات وانتظامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس کے تحت مذکورہ ایکٹ کی implementation من وعن ہو سکے اور لوگوں کو سیوریج ملا پانی پینے سے اور ناقص غذا کھانے سے نجات مل سکے، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) 1980 کی دہائی میں اس ایکٹ کا مسودہ تیار کیا گیا تھا۔ یہ مسودہ قانون قومی اسمبلی میں زیر بحث رہا لیکن اس پر کوئی پیشرفت نہ ہو سکی اور اس وقت کی حکومت نے اس مسودہ قانون کو واپس لے لیا۔

(ب) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ 1980 کی دہائی میں اس ایکٹ کا مسودہ تیار کیا گیا تھا۔ یہ مسودہ قانون قومی اسمبلی میں زیر بحث رہا لیکن اس پر کوئی پیشرفت نہ ہو سکی اور اس وقت کی حکومت نے اس مسودہ قانون کو واپس لے لیا۔ تاہم عوام الناس کو خالص غذا اور پانی کے حصول کے لئے پنجاب پیور فوڈ رولز 2007 موجود ہیں جن کی Implementation Pure food Ordinance,1960 کے تحت جاری ہے۔

فوڈ انسپکٹر کی اسامیوں اور فرائض سے متعلقہ تفصیلات

*3455: سیدہ ماجدہ زیدی: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اس وقت پنجاب میں فوڈ انسپکٹرز کی کتنی اسامیاں ہیں اور کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں؟

(ب) فوڈ انسپکٹر کے فرائض بیان فرمائیں؟

(ج) حکومت اشیاء خوردنی کی بہتر کوالٹی کی فروخت یقینی بنانے کے لئے کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس وقت پنجاب بھر میں 27 فوڈ انسپکٹرز ضلعی حکومتوں کے ماتحت کام کر رہے ہیں جن کے نام اور مقام تعیناتی کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) فوڈ انسپکٹرز کے فرائض کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

i) فوڈ انسپکٹرز ان تمام جگہوں کا معائنہ کرنے کا اختیار رکھتے ہیں جو کہ خوراک بنانے، بیچنے وغیرہ کے لئے استعمال کی جا رہی ہو۔

ii) ایسی تمام جگہوں کا لائسنس چیک کرنا جو خوراک بنانے یا بیچنے کے لئے استعمال ہو رہی ہو، واضح رہے کہ خوراک بنانے، بیچنے اور سٹاک کرنے کے لئے لائسنس کا ہونا ضروری ہے۔

iii) انسپکٹر کے فرائض پنجاب پیور فوڈ آرڈیننس کے سیکشن 1960 اور پنجاب پیور فوڈ رولز 2007 کے پارٹ VIII سیکشن 40 میں تفصیلاً بیان کئے گئے ہیں جو کہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

(ج) محکمہ صحت حکومت پنجاب کی زیر نگرانی دو لیبارٹریز

i) گورنمنٹ پبلک اینالسٹ لیبارٹری، لاہور

ii) گورنمنٹ پبلک اینالسٹ لیبارٹری، ملتان

پنجاب پیور فوڈ آرڈیننس 1960 اور اس کے تحت بنائے گئے پنجاب پیور فوڈ رولز 2007 کے مطابق کام کر رہی ہیں اس کے علاوہ دو مزید لیبارٹریز راولپنڈی اور فیصل آباد میں قائم کی جا رہی ہیں جبکہ ان دو شہروں میں لوکل گورنمنٹ کے زیر نگرانی پبلک اینالسٹ لیبارٹریز پہلے سے ہی کام کر رہی ہیں۔ محکمہ صحت نے اپنے زیر نگرانی فرائض انجام دینے والی لاہور لیبارٹری کو موجودہ حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے ترجیحی بنیادوں پر منصوبہ جات جاری کئے ہوئے ہیں جس کی مد میں 76.420 ملین روپے خرچ کئے جا چکے ہیں۔یہ منصوبہ جات جلد ہی مکمل ہو جائیں گے۔ پنجاب میں ڈویژنل لیول پر لیبارٹریز کی تعمیر کے لئے PC-I تیار کیا جا چکا ہے۔مزید یہ کہ موبائل لیبارٹریز کا PC-I ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ سروسز کی سربراہی میں تیار کیا جا رہا ہے اور اس منصوبہ پر 14.642 ملین روپے خرچ آئیں گے۔مزید برآں محکمہ صحت کی تشکیل کردہ کمیٹی نے اشیائے خوردنی کی کوالٹی بہتر بنانے اور صوبہ کے لوگوں کو ملاوٹ کے بغیر خوراک مہیا کرنے کے لئے پنجاب پیور فوڈ رولز 2007 کی صورت میں سفارشات مرتب کی ہیں جن کی منظوری کے بعد جلد ہی عملدرآمد شروع ہو جائے گا۔

مستقل کئے گئے ڈاکٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3512: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے حال ہی میں تمام contract basis پر کام کرنے والے ڈاکٹرز کو permanent کیا ہے ان کی کل تعداد کتنی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ صحت حکومت پنجاب نے 4-اکتوبر 2007 کو ایک نوٹیفکیشن جاری کیا تھا جس میں بہاولپور، ڈی جی خان، میانوالی اور اٹک اضلاع میں پنجاب کے ڈومیسائل کی شرط کو ختم کیا گیا تھا کہ یہاں پر دوسرے صوبے کے ڈاکٹرز بھی تعینات کئے جا سکتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ contract پر کام کرنے والے ان ڈاکٹرز میں سے چھ ڈاکٹرز کو صرف اس بناء پر regular نہیں کیا گیا کہ ان کا تعلق NWFP سے ہے جبکہ وہ عرصہ دراز سے اٹک میں اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں؟

(د) کیا حکومت ان چھ ڈاکٹروں کو اپنے نوٹیفکیشن کی روشنی میں regular کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ 09-04-27 کو 4250 میڈیکل آفیسرز اور ویمن میڈیکل آفیسرز کو محکمہ صحت نے ریگولر کر دیا ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ محکمہ صحت نے درج ذیل اضلاع میں ڈاکٹروں کی کمی کی وجہ سے دوسرے صوبوں کے ڈومی سائل رکھنے والے ڈاکٹرز کو کنٹریکٹ پر بھرتی کیا ہے۔

(i) بہاولپور (ii) ڈی جی خان

(iii) میانوالی (iv) اٹک

(ج) محکمہ صحت نے دوسرے صوبوں سے تعلق رکھنے والے 68 ڈاکٹروں کو ریگولر کیا ہے تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تاہم ان چھ ڈاکٹروں کا کیس بھی زیر غور ہے اور ان کے کاغذوں کی جانچ پڑتال کی جا رہی ہے جونہی یہ عمل مکمل ہو گا ان کے آرڈر کر دیئے جائیں گے۔

(د) جی ہاں! محکمہ صحت میں کام کرنے والے وہ ڈاکٹرز جن کا ڈومیسائل پنجاب کا نہ تھا، حکومت پنجاب نے ان کو ریگولر کرنے کے احکامات جاری کئے ہیں، ان چھ ڈاکٹروں کا کیس ابھی زیر

غور ہے، ان کے کاغذات کی جانچ پڑتال ہو رہی ہے، جونہی یہ عمل مکمل ہو گا ان کے آرڈر کر دیئے جائیں گے۔

پنجاب ڈینٹل ہسپتال میں ڈینٹل سرجنز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3513: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب ڈینٹل ہسپتال کہاں پر واقع ہے؟

(ب) پنجاب ڈینٹل ہسپتال میں روزانہ اوسطاً کتنے مریض آتے ہیں اور ڈینٹل سرجنز کی تعداد کیا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ تمام آنے والے مریضوں کا صحیح طریقے سے علاج نہیں کیا جاتا یا نہیں کیا جا سکتا؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مریضوں کو مزید بہتر سہولیات دینے کے لئے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پنجاب ڈینٹل ہسپتال لاہور وال سٹی ٹیکسالی گیٹ عقب بادشاہی مسجد اور لیڈی ولنگڈن ہسپتال، فورٹ روڈ پر موجود ہے۔

(ب) پنجاب ڈینٹل ہسپتال میں روزانہ نئے مریضوں کی اوسطاً تعداد آؤٹ ڈور میں 300 ہے اور پرانے مریضوں کی تعداد اوسطاً 200 ہے اور ڈینٹل سرجنز کی مکمل تعداد 18 ہے جن میں سے ایک ڈینٹل سرجن کی اسامی (گریڈ 19) خالی ہے۔

(ج) پنجاب ڈینٹل ہسپتال میں تمام آنے والے مریضوں کا علاج صحیح طریقے سے کیا جاتا ہے (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(د) ہسپتال میں آنے والے تمام مریضوں کو بہتر طبی سہولتیں فراہم کی جا رہی ہیں۔ مریضوں کی سہولت کے لئے جدید مشینری خرید کر فنکشنل کر دی گئی ہے۔

پنجاب میں کنٹریکٹ ڈاکٹرز کو ریگولر کرنے کی تفصیلات

*3521: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں تمام کنٹریکٹ ڈاکٹرز کو ریگولر کر دیا گیا ہے، ان کی تعداد سے آگاہ کریں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

جی ہاں! یہ درست ہے کہ تمام کنٹریکٹ ڈاکٹرز اور لیڈی ڈاکٹرز کو ریگولر کر دیا گیا ہے جن کی تعداد 4250 ہے۔ اس کے علاوہ تمام 537 سپیشلسٹ ڈاکٹرز اور تمام 515 سینئر رجسٹرار اور 171 اسسٹنٹ پروفیسرز کو بھی ریگولر کر دیا گیا ہے۔ باقی اسسٹنٹ پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسر اور پروفیسرز کو ریگولر کرنے کے لئے محکمہ سفارشات مرتب کر رہا ہے۔

ملیریا کنٹرول پروگرام کی تفصیلات

*3528: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ صحت کو ملیریا کنٹرول پروگرام کے تحت 800 ملین روپے گرانٹ دی گئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس پروگرام میں ورلڈ آرگنائزیشن بھی شامل ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ملیریا کنٹرول پروگرام ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے تعاون سے شروع کیا جا رہا ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست نہ ہے۔

محکمہ صحت پنجاب نے ملیریا کنٹرول پروگرام پنجاب PC-I کے تحت 2009 سے 2014 تک کے لئے 185.680 ملین روپے کی گرانٹ منظور کی ہے۔

(ب) یہ جزوی طور پر درست ہے کہ عالمی ادارہ صحت اس پروگرام کو ٹیکنیکل سپورٹ مہیا کرتا ہے، قومی سطح پر نیشنل ملیریا کنٹرول کو سپورٹ کرتا ہے جبکہ پنجاب کو کوئی سپورٹ نہ دی گئی ہے۔

(ج) یہ اتنا درست ہے کہ مئی 2009 میں عالمی ادارہ صحت اور نیشنل ملیریا کنٹرول پروگرام اسلام آباد کے تعاون سے ملیریا ختم کرنے کی ایک تجویز تیار کی گئی ہے۔ جس کی حتمی منظوری کے بعد گلوبل فنڈ کو بھیجی جائے گی۔ تاحال اس میں کوئی فنڈ جاری نہیں ہوا۔

ضلع وہاڑی کے ہسپتالوں میں ایکسرے مشینوں کی تفصیلات

*3543: سردار خالد سلیم بھٹی: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع وہاڑی میں کتنے ہسپتالوں میں ایکسرے مشینیں موجود ہیں اور ہر ایک ہسپتال میں کتنی ایکسرے مشینوں کی ضرورت ہے؟

(ب) ٹی ایچ کیو ہسپتال بورے والا میں کتنی ایکسرے مشینیں ہیں اور کتنی کی ضرورت ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع وہاڑی کے دونوں تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میلسی و بوریوالہ، ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال وہاڑی اور تمام RHCs میں ایکسرے مشینیں موجود ہیں، اور اس وقت مزید ایکسرے مشینوں کی ضرورت نہ ہے۔

(ب) ٹی ایچ کیو ہسپتال بورے والا میں اس وقت تین ایکسرے مشینیں ہیں اور مزید ایکسرے مشین کی ضرورت نہ ہے۔

تحصیل ہسپتال حسن ابدال میں بیڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3703: جناب شیر علی خان: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ہسپتال حسن ابدال کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) اس میں منظور شدہ اسامیاں گریڈوار کتنی ہیں کتنی اسامیاں کب سے کس کس گریڈ کی خالی ہیں؟

(ج) لیڈی ڈاکٹرز کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(د) اس ہسپتال میں کتنی ایکسرے مشینیں اور کتنی ایمبولینسز ہیں کتنی چالو حالت میں اور کتنی خراب ہیں؟

(ہ) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ اس ہسپتال میں تعینات ملازمین کو سات ماہ سے تنخواہ کی ادائیگی نہ ہوئی ہے؟

(و) کیا حکومت اس ہسپتال کے جن ملازمین کو تنخواہ کی ادائیگی نہ ہو رہی ہے اس کی ادائیگی کروانے و دیگر مسائل حل کرنے کے لئے خصوصی گرانٹ دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تحصیل ہسپتال حسن ابدال40بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) اس ہسپتال میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد97ہے جن میں سے46اسامیاں پُر ہیں جبکہ 51اسامیاں خالی ہیں گریڈوار تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	گریڈاسامی	منظور شدہ اسامیاں	پُر شدہ	خالی	کب سے خالی ہیں
1	بی ایس19	5	1	4	2005
2	بی ایس18	11	5	6	2006
3	بی ایس17	10	8	2	2009
4	بی ایس16	10	8	2	2006
5	بی ایس15	02	1	1	2006
6	بی ایس11	01	۔/۔	1	2006
7	بی ایس09	06	03	03	2006
8	بی ایس07	02	02	۔/۔	
9	بی ایس06	19	09	10	2006
10	بی ایس04	3	1	2	2009
11	بی ایس02	4	۔/۔	4	2009
12	بی ایس01	24	8	16	2009

(ج) لیڈی ڈاکٹرز کی کل منظور شدہ اسامیوں کی تعداد3ہے جن میں سے2اسامیاں پُر جبکہ ایک اسامی عرصہ دو سال سے خالی ہے۔

(د) ہسپتال میں ایکسرے مشین اور ایک ایمبولینس ہے جو کہ دونوں چالو حالت میں ہیں۔

(ہ) تمام ملازمین کو باقاعدگی سے تنخواہیں مل رہی ہیں۔

(و) تمام ملازمین کو باقاعدگی سے تنخواہیں مل رہی ہیں۔

پنجاب رورل ہیلتھ سپورٹ پروگرام کے ڈاکٹرز کو مستقل کرنے کا معاملہ

*3771: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب محکمہ صحت نے آر ایچ سی، بی ایچ یو اور دیگر ہسپتالوں میں کام کرنے والے کنٹریکٹ میڈیکل آفیسرز اور ویمن آفیسرز کو مستقل کر دیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے بارہ اضلاع وہاڑی، لودھراں، چکوال، پاکپتن، حافظ آباد، لاہور، قصور، فیصل آباد، ٹوبہ ٹیک سنگھ، رحیم یار خان اور ساہیوال میں پنجاب رورل ہیلتھ سپورٹ پروگرام کے تحت کام کرنے والے میڈیکل آفیسرز اور ویمن میڈیکل آفیسرز کو مستقل نہیں کیا گیا؟

(ج) کیا حکومت پنجاب ان ملازمین کو مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو مطلع کیا جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ محکمہ صحت، حکومت پنجاب نے صوبہ بھر میں کنٹریکٹ پر کام کرنے والے تمام میڈیکل آفیسرز کو مستقل کر دیا ہے۔

(ب) یہ درست ہے تاہم محکمہ صحت نے صوبہ کے پنجاب رورل ہیلتھ سپورٹ پروگرام کی درخواست پر 12 اضلاع میں پنجاب رورل ہیلتھ سپورٹ پروگرام کے تحت کام کرنے والے میڈکل آفیسرز اور ویمن میڈیکل آفیسرز کو مستقل کرنے کے لئے سمری اعلیٰ حکام کو بھجوادی ہے۔

(ج) ایضًا

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سیالکوٹ، علامہ اقبال میموریل ہسپتال میں بستروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

202: محترمہ شمسہ گوہر: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) علامہ اقبال میموریل ڈی ایچ کیو سیالکوٹ کتنے بستروں پر مشتمل ہے؟

(ب) کیا اسے منظور شدہ بستروں کے مطابق بجٹ دیا جارہا ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

(ج) 2009-10 میں مذکورہ ہسپتال کو کتنا بجٹ فراہم کیا گیا؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) علامہ اقبال میموریل ہسپتال ڈی ایچ کیو سیالکوٹ 400 بستروں پر مشتمل ہے۔

(ب) پہلے یہ ہسپتال 293 بستروں پر مشتمل تھا مورخہ 15-12-2008 کو ہسپتال ہذا کو اپ گریڈ کر کے 400 بستروں کا ہسپتال کر دیا گیا۔ متعلقہ ضلعی حکومت ہسپتال کی ضروریات اپنے

وسائل کے مطابق بجٹ مختص کرتی ہے اگر اضافی فنڈز کے لئے محکمہ صحت سے رابطہ کیا گیا تو اس پر قواعد وضوابط کے مطابق غور کرے گا۔

(ج) 2009-10 میں ہسپتال ہذا کو ضلعی حکومت نے مبلغ-/1,52,91,000 روپے کا بجٹ دیا۔

ڈسٹرکٹ ہسپتال سرگودھا میں نیورو سرجن کی تعیناتی کا معاملہ

204: محترمہ طیبہ ضمیر: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہسپتال سرگودھا میں نیورو سرجن کی اسامی خالی ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ ہسپتال میں نیورو سرجن کی تعیناتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہسپتال سرگودھا میں نیورو سرجن کی اسامی خالی ہے۔

(ب) محکمہ صحت حکومت پنجاب نے مورخہ 10-12-02 کو روزنامہ "نوائے وقت" میں ایڈہاک بنیادوں پر تقرری کے لئے نیورو سرجن کی اسامی کے لئے درخواستیں طلب کی تھیں مگر کسی نے بھی درخواست نہ دی۔ محکمہ صحت نے اس اسامی کو پُر کرنے کے لئے ریکوزیشن پنجاب پبلک سروس کمیشن کو بھیج دی ہے، جونہی پنجاب پبلک سروس کمیشن سے بھرتی کے لئے سفارشات موصول ہوں گی اس اسامی کو پُر کر دیا جائے گا۔

سرگودھا۔ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال میں پانی کی عدم دستیابی کا معاملہ

211: محترمہ طیبہ ضمیر: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال سرگودھا میں عام استعمال کے پانی کے لئے انتہائی دقت کا سامنا ہے؟

(ب) کیا متعلقہ انتظامیہ اس مسئلے کو فوری حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! زمینی پانی کڑوا ہے اور پینے کے قابل نہ ہے اور میٹھا پانی ٹی ایم اے سرگودھا مہیا کرتی ہے، جس کی مقدار پوری نہیں ہوتی۔

(ب) جی ہاں!اس سلسلے میں ضلعی حکومت سرگودھا سے علیحدہ فنڈز مختص کرنے کے لئے درخواست کی گئی تاکہ نہر پر ٹیوب ویل لگا کر ہسپتال کے لئے سپلائی علیحدہ بچھائی جائے۔ جیسے ہی ضلعی حکومت کی طرف سے فنڈز فراہم ہوں گے، پانی کے مسئلے کو حل کر دیا جائے گا۔

ٹیچنگ ہسپتال سرگودھا میں شعبہ کارڈیالوجی بنانے کا معاملہ

214: محترمہ طیبہ ضمیر: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹیچنگ ہسپتال سرگودھا میں کارڈیالوجی ڈیپارٹمنٹ نہ ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ ہسپتال میں کارڈیالوجی ڈیپارٹمنٹ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست نہ ہے بلکہ ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال سرگودھا میں کارڈیالوجی ڈیپارٹمنٹ کام کر رہا ہے جس میں دو کارڈیالوجسٹ ڈاکٹرز اور دیگر سٹاف کام کر رہا ہے۔

(ب) کارڈیالوجی ڈیپارٹمنٹ 02-10-07 سے کام کر رہا ہے جس میں سی سی یو ہے اور اس کے علاوہ ایک کارڈیالوجی وارڈ بھی پہلے سے کام کر رہا ہے۔

ہسپتالوں کے کوڑا کرکٹ کو ضائع کرنے کی تفصیلات

230: محترمہ ساجدہ میر: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ہسپتالوں کا کوڑا کرکٹ یا خراب و بیکار ادویات اور طبی آلات کو غیر محفوظ اور غلط طریقے سے ضائع کیا جاتا ہے جو نہ صرف انسانی صحت کے لئے خطرہ ہے بلکہ اس سے بہت سی ماحولیاتی آلودگیاں بھی پیدا ہوتی ہیں پنجاب میں پراونشل ڈزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی موجود ہے کیا حکومت پنجاب نے اس کوڑا کرکٹ کو محفوظ طریقے سے ضائع کرنے کے کام کو اس اتھارٹی کو ذمہ داری قرار دیا ہے یا نہیں، اگر نہیں تو اب تک ایسا کیوں نہیں کیا گیا اور اگر جواب ہاں میں ہے تو پھر صوبائی اور ضلعی سطحوں کی انتظامیہ نے اس سلسلے میں کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

یہ درست نہیں ہے کہ ہسپتالوں کا کوڑا کرکٹ، خراب ادویات، بیکار ادویات اور طبی آلات کو غیر محفوظ اور غلط طریقہ سے ضائع کیا جاتا ہے اس سلسلہ میں عرض ہے کہ محکمہ صحت

Pakistan Environmental Protection Act, 1997 (xxxiv of 1997) کا پی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے، پر سختی سے عمل پیرا ہے، جس کے تحت حکومت پاکستان نے Hospital waste Management rules 2005 بنائے جس کی روشنی میں محکمہ صحت نہ ہسپتالوں کی باقاعدہ Hospital Waste Management Committee کی تشکیل کی ہے۔ یہ کمیٹیاں ہسپتال کے کوڑے کو مناسب تلفی کے لئے سخت اقدامات اور مانیٹرنگ کرتی ہے۔ Hospital Waste کی مناسب طریقے سے تلفی کے بارے میں بڑے اہم اقدامات اٹھائے ہیں اور اس ضمن میں وقتاً فوقتاً ہدایات جاری کی جاتی ہیں۔ کا پی (ب) ایوان پر رکھی دی گئی ہے۔

منرل واٹر فروخت کرنے کے اصول ودیگر تفصیلات

236: محترمہ فوزیہ بہرام: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) منرل واٹر تیار کرنے کے لئے چھوٹے اضلاع میں کیا اصول ہیں؟

(ب) کیا منرل واٹر کی چیکنگ کے لئے چھوٹے اضلاع میں فروخت کرنے والے دکانداروں اور دوسرے فروخت کنندگان پر کوئی قانون لاگو ہے تو وہ کیا ہے؟

(ج) کیا محکمہ صحت کے علم میں ہے کہ لاہور اور دوسرے بڑے شہروں سے چھوٹے اضلاع کے منرل واٹر فروخت کنندگان جعلی منرل واٹر کی bottles لے جاکر فروخت کر رہے ہیں ان کی روک تھام کی کیا کوشش کی جارہی ہے، اگر نہیں تو کب شروع کریں گے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پنجاب پیور فوڈ آرڈیننس 1960 کے سیکشن 15 کے تحت لوکل اتھارٹی عوام تک ہر قسم کی ملاوٹ سے پاک خوراک کی فراہمی کو یقینی بنانے کی ذمہ دار ہے (کا پی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) اس مقصد کے لئے تمام قواعد وضوابط پیور فوڈ آرڈیننس 1960 میں موجود ہیں "اے" ترامیم پیور فوڈ آرڈیننس 2001 کے مطابق ای ڈی او (ہیلتھ) بطور لوکل اتھارٹی فوڈ لائسنس کے اجراء کا مجاز ہے۔ (کا پی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ب) ۔ایضاً۔

(ج) محکمہ صحت کے ضلعی اور تحصیل سطح پر ای ڈی او (ہیلتھ) اور ڈی او (ہیلتھ) اپنے علاقے میں مکمل طور پر باقاعدگی کے ساتھ پنجاب پیور فوڈ آرڈیننس اور پنجاب پیور فوڈ رولز 2007 کے

تحت فوڈ سے متعلقہ کاروبار بشمول منرل واٹر قانون پر عمل پیرا ہیں، ڈویژن میں پنجاب پیور فوڈ آرڈیننس 1960 کے تحت گورنمنٹ کی مقرر کردہ ضلعی حکومتوں میں تعینات افسران اور سٹاف پنجاب پیور فوڈ رولز 2007 کو enforce کرنے میں ہمہ تن مصروف ہے، جن کی تفصیل (ج)" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ڈسکہ، بلڈنگ کی تعمیر وایس این ای کی پوسٹوں کی تفصیلات

239: جناب یحییٰ گل نواز: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا یہ درست ہے کہ تحصیل ڈسکہ کے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کی بلڈنگ تعمیر ہونے کے باوجود سی این ای کی پوسٹیں مہیانہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں یہ کب تک دی جائیں گی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

سول ہسپتال ڈسکہ 179 بیڈز پر مشتمل تھا اس ہسپتال کی عمارت کے کچھ خستہ حال حصہ کو گرا کر نئی تعمیر کی گئی ہے۔ مزید برآں ضلعی حکومت سیالکوٹ نے محکمہ صحت کی طرف سے منظور کردہ M.S.D.A کے مطابق نئی اسامیوں کی منظوری کے لئے درخواست کی تھی۔ درخواست پر ضروری کارروائی کے بعد کیس محکمہ خزانہ کو بذریعہ چٹھی نمبر-SO(ND)14 25/2003(D) بتاریخ 11-03-13 بجھوا دیا گیا ہے۔ جونہی محکمہ خزانہ سے منظوری موصول ہوئی یہ نئی اسامیاں پُر کرنے کا عمل شروع کر دیا جائے گا۔

پنجاب میں سٹریٹ ڈاگ کی ویکسینیشن کے لئے ہسپتالوں کی تفصیلات

249: محترمہ کرن ڈار: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب کے کس لیول کے ہسپتالوں میں street dog کے کاٹے کے علاج کی سہولت موجود ہے؟

(ب) کیا کتے کے کاٹے کی vaccination ہسپتالوں میں فری مہیا کی جاتی ہے؟

(ج) اگر جواب نفی میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ علاج فری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صحت (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس وقت پنجاب کے تمام اضلاع بشمول ضلع لاہور کے ہسپتالوں میں Anti Rabies Vaccine موجود ہے، جو بلا معاوضہ کتے کے کاٹے کے مریضوں کو لگائی جاتی ہے اور کتے

کاٹنے کے تمام مریضوں کا مناسب علاج بھی کیا جاتا ہے، صوبہ بھر میں سال2008 سے اب تک کتوں کے کاٹنے سے مریضوں کی تعداد میں کوئی قابل ذکر اضافہ نہ ہوا ہے۔

(ب) جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ A.V.R صوبہ بھر کے تمام سرکاری ہسپتالوں میں مفت مہیا کی جاتی ہے، مزید برآں کتے مارنے کی مہم ضلعی حکومتوں میں ایک روٹین کی کارروائی کا حصہ ہے جو سارا سال جاری رہتی ہے صوبہ پنجاب میں A.V.R مناسب مقدار میں موجود ہے اور ضرورت کے مطابق تمام اضلاع و ہسپتال N.I.H، اسلام آباد سے ویکسین منگوا سکتے ہیں اور اس کے علاوہ بھی اگر ایمرجنسی ضرورت ہو تو ان کو لوکل پرچیز کی بھی اجازت ہے۔ اس کی کمی کے حوالہ سے محکمہ کو کسی ضلع سے اور نہ ہی عوام الناس سے کوئی شکایت موصول ہوئی ہے۔ محکمہ صحت وقتاً فوقتاً صوبہ کے تمام ای ڈی او (ہیلتھ) کو احکامات جاری کرتا رہتا ہے جس کے تحت ان کو پابند کیا جاتا ہے کہ تمام ہسپتالوں میں A.V.R کی فراہمی کو یقینی بنائیں اور ضلع کے سینٹری سٹاف کے ذریعہ خصوصی کتے مار مہم شروع کریں مزید برآں انسٹیٹیوٹ آف پبلک ہیلتھ (IPH) لاہور میں Anti Rabies Center بھی قائم کیا گیا ہے، جہاں پر تشخیص اور علاج دونوں قسم کی سہولیات مفت فراہم کی جاتی ہیں۔

(ج) ۔ایضاً۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! اب ریمنڈ ڈیوس کو رہا کرنے والا جج چھٹی پر چلا گیا ہے تو ہم کیسے عدالتوں پر یقین کریں؟ ریمنڈ ڈیوس کیس میں اگر انصاف نہیں ملا تو مونس الٰہی کو کیسے انصاف ملے گا، ججوں کو اتنی محنت اور جدوجہد کے ساتھ نکالا گیا ہے۔ اب کہاں گئے چیف جسٹس آف پاکستان اور انہوں نے action کیوں نہیں لیا، کیا آج عدلیہ اور سپریم کورٹ سوئی ہوئی ہے؟ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ سپریم کورٹ کو question نہ کریں۔

پوائنٹ آف آرڈر

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

عدالت عالیہ کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بستی ملوک ملتان میں ایس ایچ او کا تعینات کیا جانا

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): شکریہ۔جناب سپیکر!دو دن قبل ملتان کے حوالے سے میں نے ایک issue اٹھایا تھا جس پر لاء منسٹر صاحب نے فرمایا تھا کہ وہ کوئی چیز لے آئیں تاکہ ہمارے سامنے آجائے۔ تھانہ بستی ملوک ملتان میں ایس ایچ او رانا ظہیر الدین کو لگایا گیا ہے جس کے بارے میں عرض کیا تھا کہ ہائیکورٹ بنچ ملتان نے ان کے متعلق ایک order pass کیا ہوا ہے کہ اس ایس ایچ او کو post نہ کیا جائے۔لاء منسٹر صاحب نے کہا کہ ہائیکورٹ کا order لے کر آئیں۔

> petition No 793/09 in view of the situation developed in the present case that the petitioner soon after the release by this court was involved in two other criminal cases by the police of same Police Station on the very next day which shows that the conduct of SHO of the Police Station concerned is not above board, rather he seems to be an interested party in this particularity case his father in law.

سب سے important بات کہ اس ایس ایچ او کے سسر رانا محمود الحسن مسلم لیگ (ن) کے ایم این اے ہیں اور ہائیکورٹ نے باقاعدہ direction دی ہے کہ اسے تھانہ میں نہ لگائیں۔ میں آخر میں conclude کرتے ہوئے عرض کرتا ہوں کہ:

> View of this background direct to the City Police Officer to transfer the aforesaid SHO from the Police Station to avoid his involvement in the cases.

میں نے ابھی یہ کاپی لاء منسٹر صاحب کو دے دی ہے۔ ملتان میں اس انسپکٹر نے جھوٹے پرچے درج کئے اور لوگوں پر تشدد کیا جس کی وجہ سے تھانہ پر پانچ ہزار لوگوں نے حملہ کیا اور تین سو لوگوں پر ایف آئی آر درج ہوئی جبکہ بہت سارے لوگ نامعلوم بھی ہیں۔اب ان کے گھروں پر چھاپے مارے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! ہائیکورٹ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ہم عدالتوں کا احترام کرتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ مسلم لیگ (ن) کے ایک ایم این اے کے داماد کو ایس ایچ او لگانے کے لئے ہائیکورٹ کے order کا مذاق اڑایا جائے۔ اس ایس ایچ او کو وہاں پر لگایا گیا جبکہ C.P.O, D.I.G, D.P.O سمیت تمام افسران کو order issue کیا گیا ہے It is not the contempt of the court your honour میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ:

It is my humble submission to the honourable Speaker Sahib you are the Custodian of the House.

ہائیکورٹ کے ایک order کا مذاق اڑایا گیا ہے کہ وہاں کے ایک پولیس افسر D.P.O نے ایک ایسے ایس ایچ او کو لگا دیا ہے جس کے متعلق ہائیکورٹ نے order pass کیا ہے۔ میں لاء منسٹر صاحب سے کہوں گا کہ فی الفور اس ایس ایچ او کو معطل کیا جائے اور اس کے بعد Judicial Inquiry کا حکم دیا جائے کہ ایسا کیوں ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! شوکت بسراء صاحب نے جس واقعہ کا ذکر کیا ہے تو اسی case اور اس وقوعہ سے متعلق انہوں نے ایک توجہ دلاؤ نوٹس بھی دیا ہے جس کے بارے میں already ان سے on the floor of the House وعدہ ہوا تھا کہ اسے سوموار کو take up کر رہے ہیں۔ اس دن ملتان کے R.P.O یا C.C.P.O یہاں پر موجود ہوں گے تو ہائیکورٹ کے فیصلے کی کاپی انہوں نے مجھے دے دی ہے۔ آج اجلاس سے فارغ ہو کر میں office جا کر اس معاملے کو resolve کر دوں گا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: میں نے تحاریک التوائے کار کے لئے کہا ہے۔ پہلے بسراء صاحب تشریف لے آئے اور اب آپ بھی آ گئے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میری ذات سے آپ کو کوئی مسئلہ ہے کہ جب بھی میں کھڑی ہوتی ہوں تو آپ مجھے ignore کر دیتے ہیں؟

جناب سپیکر: نہیں، میں صرف آپ کو نہیں بلکہ سب کو کہہ رہا ہوں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر!اب اگر میں پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑی ہوں تو آپ کو problemہو رہا ہے؟

جناب سپیکر: آپ نے پہلے بھی پوائنٹ آف آرڈر لیا ہے۔ہر بات پر پوائنٹ آف آرڈر نہیں چلے گا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر!آپ کو شاید مجھ سے personal problemہے؟

جناب سپیکر: نہیں، ایسے بات ٹھیک نہیں ہے اور میں آپ سے کہہ رہا ہوں کہ اگر آپ کی بات relevantہوئی تو میں سن لیتا ہوں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر!پنجاب اسمبلی کے ارکان نے اگر یہاں بات نہیں کرنی تو باہر بنچ لگا کر بیٹھ جاتے ہیں اور وہاں پر بات کر لیتے ہیں۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم issue کی طرف دلانا چاہتی ہوں کہ سٹیٹ لائف انشورنس ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کے نام پر پانچ سو کروڑ روپے کی کرپشن ہوئی ہے اور میرے پاس اس کے ثبوت موجود ہیں، جعلی مختار نامے و بیع نامے اور اس پر پوری سرکاری involvementکے ثبوت موجود ہیں۔ غریب لوگوں کی جائیدادوں پر قبضہ کر کے اسے جعلی بیع ناموں اور جعلی مختار ناموں کے نام سے فروخت کیا جا رہا ہے۔ کل ٹی وی چینل City 42 نے اس بارے میں بڑی تفصیل کے ساتھ خبر نشر کی ہے تو میری آپ سے گزارش ہے کہ اس معاملے کو take up کیا جائے۔ اگر ہم اس صوبے سے کرپشن ختم کرنے کی بات کرتے ہیں اور صوبے میں good governance کی بات کرتے ہیں تو یہ میرے پاس ایک بہت بڑا test caseہے۔ اگر اس case پر حکومت پنجاب ثابت کرے کہ وہ اس کرپشن میں involve نہیں ہے، اس کے سرکاری اہلکار اس میں involve نہیں ہیں تو اسے test case کے طور پر لیا جائے اور میں اسے اس ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہتی ہوں۔ پانچ سو کروڑ روپے بہت بڑی رقم ہوتی ہے جس سے ڈاکٹروں کے کافی مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ اس بارے میں تحریری طور پر اسمبلی سیکرٹریٹ میں دیں اور یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔

ملک محمد وارث کلو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد وارث کلو: شکریہ۔ جناب سپیکر! محترمہ اس بات کا خیال کریں کہ سٹیٹ لائف انشورنس وکارپوریشن، نیشنل انشورنس کارپوریشن، پی آئی اے یا دیگر اداروں کا تعلق وفاقی حکومت سے ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ وفاقی حکومت محترمہ کی اپنی ہے جبکہ یہ ایف آئی اے کا case ہے اور ہم اسے endorse کرتے ہیں تو یہ وہاں قومی اسمبلی میں اپنے دوستوں سے take up کروائیں۔ یہ کرپشن سامنے آنی چاہئے کہ قوم کا خون پچھلے تین سال سے نچوڑا جارہا ہے۔ میں محترمہ سے بالکل اتفاق کرتا ہوں کہ یہ serious issue ہے اور جب آپ قوم کے ان لٹیروں کو شکنجے میں لے آئیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو نئے ٹیکس لگانے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔۔۔

جناب سپیکر: ہم اسے دیکھتے ہیں اور یہ جن کے متعلقہ ہوئی وہی بات کریں گے اور ہم ان سے پوچھیں گے۔

ملک محمد وارث کلو: جس طرح یہ پانچ سو کروڑ روپے کی کرپشن ہے اسی طرح سے اور بھی بہت سی کرپشن ہے جنہیں take up کریں اور سپریم کورٹ کے فیصلوں کو پوری طرح confirm کریں اور ان پر عملدرآمد کریں۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں نے جو issue raise کیا تھا، پہلی بات تو یہ ہے کہ اس کا جواب مجھے کسی لوٹے سے نہیں چاہئے۔ میں پنجاب کے شہر لاہور میں موجود لوگوں کی بات کر رہی ہوں جن کی اراضی پر ایک شخص نے قبضہ کر لیا ہے۔ میں نے ایک شخص کا نام بھی لکھا ہے اور وہ لاہور کا ہے۔ اگر پنجاب حکومت ہاتھ اُٹھا بیٹھی ہے کہ ہم کرپشن پر کام نہیں کرتے تو پھر ہم ایف آئی اے میں چلے جاتے ہیں۔ ویسے ایف آئی اے پر تو میری بہت reservations ہیں۔ ایف آئی اے اس وقت وفاقی حکومت کا ادارہ نہیں ہے یہ کسی اور کا ادارہ ہے۔ یہ issue پنجاب کی عوام کا ہے۔ پانچ سو کروڑ روپے کی کرپشن ہے اور لوگوں کے جعلی بیع نامے اور مختار نامے بنا کر قبضہ ہو رہا ہے۔ مجھے یہ بتائیں کہ وفاقی حکومت اوپر سے آکر یہاں پر ایکشن لے گی؟ اس کا ایکشن تو پنجاب میں ہونا ہے۔ مجھے یہ فرمادیں کہ اگر پنجاب اس پر کوئی ایکشن لینے کے لئے تیار نہیں ہے تو پھر ٹھیک ہے جو طریق کار ہوگا ہم وہ استعمال

کریں گے۔آپ ایک دفعہ کہہ دیں کہ پنجاب حکومت اس پر ایکشن لینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ میں categorically کہہ رہی ہوں کہ اس میں پنجاب کے سرکاری اہلکار involve ہیں اور اس میں پنجاب کے کچھ سرکاری سرپرستوں کی سرپرستی شامل ہے۔ایک طرف آپ صوبائی خود مختاری کی بات کرتے ہیں،ایک طرف تو آپ کہتے ہیں کہ صوبے کے اختیارات ہونے چاہئیں۔اب صوبے کے اندر کرپشن ہو رہی ہے تو آپ وفاقی حکومت کی طرف جا رہے ہیں۔پھر ٹھیک ہے اور مجھے فخر ہے کہ اگر وفاقی حکومت نے کرپشن پر قابو پانا ہے تو ہم بالکل تیار ہیں لیکن آپ ایک دفعہ کہہ دیں کہ پنجاب حکومت نااہل ہے اور وہ یہ نہیں کر سکتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ!ذرا ایک منٹ،آپ کا point of view آ گیا ہے۔لاء منسٹر صاحب!اسٹیٹ لائف انشورنس وفاقی ہے؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر!پرائیویٹ ہاؤسنگ کالونی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اچھا،پرائیویٹ ہاؤسنگ کالونی۔جی،لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!اگر محترمہ اپنی یہ بات تحریری طور پر سیکرٹریٹ میں جمع کروا دیں تو جو بھی متعلقہ ڈیپارٹمنٹ ہو گا اس سے جواب آ جائے گا اور اس کا تعین بھی ہو جائے گا۔اگر پنجاب کی cognizance بنتی ہے تو بالکل ہم اس کو inquire کروائیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!اس سلسلے میں میری بھی ایک تحریک التوائے کار ہے اگر وہ لے لی جائے تو جو عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ کہہ رہی ہیں ان کا مسئلہ ابھی حل ہو جائے گا۔ میں وہ تحریک پڑھ دیتا ہوں، بے شک اِن کو دے دیں،یہ پڑھ دیں۔ میں اس کا جواب بھی دوں گا اور واضح بھی کروں گا کہ اس میں فراڈ ہوا ہے۔ محترمہ صحیح کہہ رہی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ہم Monday کو اس تحریک التوائے کار کو take up کر لیں گے۔ٹھیک ہے،لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!اگر اس کا نمبر فرما دیں تو میں پتا کر لیتا ہوں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! تحریک التوائے کار کا نمبر 243 ہے اور یہ allowed ہو چکی ہے۔آپ اس کو ابھی لے آئیں یا Monday کو لے آئیں۔اس تحریک کو محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری پڑھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاؤس کا وقت 10 منٹ بڑھایا جاتا ہے۔ لاء منسٹر صاحب! اس وقت ہاؤس کا وقت ختم ہو رہا ہے آپ اس کو پھر Monday کو ہی پڑھ دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! شیخ صاحب اس تحریک کو پڑھ دیں میرے پاس اس کا جواب نہیں ہے میں اس کا جواب Monday تک منگوالوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا یہ پڑھی جا چکی ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ ابھی پڑھی جانی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، شیخ صاحب! اس کو پڑھ دیں۔

سب رجسٹرار نشتر ٹاؤن اور ڈی ڈی او (آر) کینٹ کے دفاتر میں جعلسازیاں

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک مؤقر اخبار کی خبر مورخہ 29۔جنوری 2011 کے مطابق "سب رجسٹرار نشتر ٹاؤن اور کینٹ لاہور میں جعلی مختار نامہ عام اور جعلی رجسٹریوں کی بھرمار ہو گئی اور سینکڑوں خاندان اپنی اراضی سے محروم ہو گئے۔" تفصیل یہ ہے کہ سب رجسٹرار نشتر ٹاؤن اور ڈی ڈی او (آر) کینٹ لاہور کے دفاتر میں جعلی مختار نامہ عام اور جعلی رجسٹریوں کا کاروبار عروج پر ہے۔ نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ جعلی مختار نامہ عام بنوا کر سینکڑوں، ہزاروں کنال سرکاری و پرائیویٹ اراضی فروخت بھی کی جا چکی ہے جبکہ اصل مالکان کو علم بھی نہیں ہوتا۔ ان کے جعلی دستخط اور جعلی شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی لگا کر جعل سازی کی جا رہی ہے۔ شریف شہری متعلقہ سرکاری دفاتر کے چکر لگا لگا کر ذلیل و خوار ہو رہے ہیں۔ ان کی کہیں بھی کوئی دادرسی نہیں ہو رہی جس کے باعث وہ اپنی کروڑوں روپے کی اراضی سے محروم ہو گئے ہیں۔ اس سلسلہ میں متعدد گروپس جن میں محمد فرحان ولد محمد اسلم ساکن تحصیل کینٹ لاہور نامی شخص اس جعل سازی کرنے والے گروہ کا سربراہ بھی شامل ہے اور یہ متعلقہ انتظامیہ کے اہلکاران و افسران کے ساتھ ملی بھگت کر کے اس دھندے کو عروج پر پہنچایا ہوا ہے۔ سینکڑوں خاندان دربدر اور اپنی ساری عمر کی جمع پونجی سے محروم ہو گئے ہیں۔ تمام تر صورتحال کے پیش نظر صوبہ کی عوام میں حکومت کے خلاف شدید نفرت پائی جاتی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دیتے ہوئے اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! نشتر ٹاؤن کے اندر یہ سوسائٹی بھی fall کر رہی ہے۔ میں یہ واضح کر دوں جیسا کہ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری فرما رہی تھیں کیونکہ یہ Cooperative کے تحت رجسٹرڈ ہے اس لئے اس کو take up کیا جا سکتا ہے اور یہ اس ہاؤس کے ambit میں آتی ہے۔ شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ Monday کا دن دے دیں اور اس کو Tuesday یا Wednesday تک رکھ لیں، اس وقت تک اس کا جواب آ جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، اس کا جواب آ جائے پھر اس کے ساتھ ہی اس کو بھی redress کر لیں گے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! اس میں سرکاری لکھا پڑھا جواب آئے گا۔ میرے پاس تو proof موجود ہیں، یہ جعلی مختار نامے میرے ہاتھ میں ہیں اور اس کے بعد مزید آپ کو کیا جواب چاہئے؟ میں یہی تو کہہ رہی ہوں کہ آپ یا تو سپیشل کمیٹی بنا دیں۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! ذرا میری عرض سن لیں۔ لاء منسٹر صاحب! آپ نے اس کا جواب منگوانا ہے تو متعلقہ محکمے کے لوگوں کو آپ Monday کو بلا لیں تاکہ عظمیٰ بخاری صاحبہ کے پاس جو رجسٹریاں آئی ہیں ان کو دیکھ کر اس کے مطابق ہاؤس کو respond کیجئے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ابھی میرے آفس نے یہ پیپر لا کر دیا ہے اور اس کا جواب آ چکا ہے۔ میں یہ جواب پڑھ دیتا ہوں، پھر اگر آپ یہ چاہیں کہ اس پر probe ہونا چاہئے تو پھر دو تین لوگوں کی کمیٹی بنا دیں۔ اس کا جواب جو ڈیپارٹمنٹ نے بھیجا ہے وہ میں پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر! بمطابق رپورٹ ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) ضلع لاہور۔ زیادہ تر رجسٹریشن کا کام بذریعہ لوکل کمیشن ہوتا ہے۔ یہ لوکل کمیشن وکیل کو مقرر کر دیتے ہیں اور وہی جا کر بیان لے کر پھر تصدیق کر دیتے ہیں۔ زیر دفعہ رجسٹریشن ایکٹ 38 اور rule 18 کے تحت لوکل کمیشن مقرر کیا جاتا ہے۔ لوکل کمیشن کی رپورٹ کی مکمل جانچ پڑتال کر کے دستاویزات رجسٹرڈ کی جاتی ہیں کیونکہ ایسی دستاویز جو کہ اہل کمیشن کی جانب سے تکمیل کی جاتی ہے رجسٹرڈ تصور ہوتی ہے۔ ایسی دستاویز کو منسوخ کرنے کا کسی کو اختیار ہے اور نہ ہی سب رجسٹرار اس کو رجسٹرڈ کرنے سے انکار کر سکتا ہے۔ ایسی دستاویز کو جعلی قرار دینا اور فراڈ پر مبنی ثابت کرنا صرف سول عدالت کے اختیار میں ہے۔ کوئی دستاویز جعلی مختار نامہ رجسٹرڈ نہ کیا جاتا

ہے۔اگر جعل سازی علم میں آئے تو اس کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔اس سلسلے میں متعدد گروپس جن میں محمد فرحان ولد محمد اسلم سکنہ تحصیل لاہور کینٹ جعل سازی کا سر براہ بتایا گیا ہے، دفتر سب رجسٹرار کو اس بارے میں کوئی علم نہ ہے۔علاوہ ازیں اس تحریک میں کسی مخصوص دستاویز کا بھی کوئی ذکر نہ ہے۔مزید برآں یہ کہ بذریعہ چٹھی نمبر such and such،28۔جنوری 2011 تمام ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسرز (ریونیو) صاحبان اور ڈسٹرکٹ آفیسرز (ریونیو) صاحبان کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے اپنے ضلع میں دستاویز کی رجسٹریشن کے لئے کمپیوٹرائزڈ نظام رائج کریں اور بوقت رجسٹری دستاویز پیش کنندگان کی شناخت نادرا کے ذریعے online کی جائے۔

جناب سپیکر! فیصل آباد میں یہ سسٹم کمپیوٹرائزڈ ہو چکا ہے اور میں نے خود اس کا visit کیا تھا۔اس کمپیوٹرائزڈ سسٹم کے تحت سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ کوئی جعلی مختار نامہ یا رجسٹری کروا سکے۔ فیصل آباد کے اس سسٹم کو پورے پنجاب میں implement کرنے کے متعلق چیف منسٹر صاحب پہلے ہی ہدایت دے چکے ہیں۔اس سے پہلے جو ہو چکا ہے اس کے متعلق اگر کوئی ثبوت ہیں تو جیسے میں نے کہا ہے آپ اس طریقے سے فرمادیں۔Monday, Tuesday یا جو بھی دن آپ مقرر فرمائیں میں ان متعلقہ لوگوں کو بلا لیتا ہوں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! بہت مہربانی۔میری بات خود ہی second ہو گئی ہے۔میرے پاس یہ مختار نامہ موجود ہے "محمد فرحان ولد محمد اسلم ساکن تحصیل کینٹ ضلع لاہور" تمام لوگوں کی اراضیوں کا مختار نامہ اس کے نام سے جعلی بنایا گیا ہے۔میری بات ان کے جواب سے خود ہی second ہو گئی ہے۔وہ غریب لوگ جن کی زمینوں پر اس طرح سے قبضے ہو رہے ہیں اور جعلی مختار نامے ہو رہے ہیں یہ بہت بڑا سوالیہ نشان ہے کرپشن کے نام پر بھی اور good governance کے نام پر بھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے صرف ایک بات عرض کرنی ہے کہ آپ سے بہتر کوئی نہیں جانتا کہ cancellation of registration کے لئے at least پچیس سال چاہئیں۔آپ اس کے اندر کو آپریٹو رجسٹرار کو بلائیں۔ان سے کہیں جہاں پر thumbs لگتے ہیں اور original records لے کر آئیں۔آپ سے بہتر کون جانتا ہے کہ جنرل پاور آف اٹارنی کے تحت اس ملک میں کیا تباہی مچی ہوئی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! معزز ممبر رجسٹرار کی بات کر رہے ہیں تو آپ منگل کے دن کا ٹائم مقرر فرما دیں۔ میں ان کو بلا کر ان کے ساتھ بٹھا دیتا ہوں وہاں پر جو چیز بھی سامنے آئے گی وہ ایوان کے سامنے پیش کر دی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے کہ اس میں کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ کو بھی بلائیں کیونکہ جو جواب آیا ہے یہ کوئی اتنا satisfy جواب نہیں ہے۔ اس میں تو انہوں نے بالکل اس کو cover کرنے کی بات کی ہے اس پر ان کو بلا لیں اور شیخ علاؤالدین صاحب اور عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ کے ساتھ میٹنگ کروائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! منگل کے دن اس پر after session میٹنگ کر لیتے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ روبینہ شاہین وٹو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پانچ منٹ ہاؤس کا ٹائم بڑھایا جاتا ہے۔ جی، محترمہ!

حکومتی سرد مہری اور ڈاکٹروں کی ہڑتال سے ہزاروں مریضوں اور لواحقین کو پریشانی کا سامنا

محترمہ روبینہ شاہین وٹو: جناب سپیکر! میں آپ کی بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "جس نے ایک شخص کی جان بچائی تو اس نے گویا پوری انسانیت کی جان بچائی" آج ایوان میں، میں نے غریب مریضوں کی بات کی ہے اور مجھے بڑا دکھ ہوا ہے کہ اگر میں کسی بہت بڑی سیاسی ہستی کی بات کرتی تو شاید میرے معزز بھائی وزیر قانون اس کا جواب دینا پسند کرتے لیکن میں نے چونکہ غریب لوگوں کی بات کی ہے تو انہوں نے میری بات کا جواب دینا بھی مناسب نہیں سمجھا، میں حکومتی بنچوں پر اپنے بھائیوں کی اس سرد مہری اور ان کی اس خاموشی پر احتجاج کرتے ہوئے اس معزز ایوان سے واک آؤٹ کرتی ہوں اور میں اس وقت تک واک آؤٹ کرتی رہوں گی جب تک ڈاکٹروں کے issue کو seriously نہیں لیا جاتا۔ شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ!ذرارانا صاحب کی بات سن لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میری معزز بہن سے گزارش ہے کہ وہ تشریف رکھیں اور میری بات سن لیں۔ ڈاکٹروں کے مسئلے پر قطعی طور پر کوئی سرد مہری نہیں ہے سینئر ایڈوائزر کی سربراہی میں ایک کمیٹی حکومت نے بنائی ہوئی ہے۔ انہوں نے ینگ ڈاکٹروں سے مذاکرات کئے ہیں اور انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ ہماری تنخواہیں بڑھائیں۔ وہ جس سکیل سے تنخواہیں بڑھانا چاہتے ہیں وہ financial burden کوئی 26 سے 38۔ارب روپے کے درمیان کہیں fall کرتا ہے۔ اب اس میں یہ ہے کہ ان سے یہ کہا گیا ہے کہ اتنی بڑی رقم کا صوبہ متحمل نہیں ہے آپ ایسا کریں کہ next financial year میں جو بجٹ آئے گا ہم آپ سے وعدہ کرتے ہیں جو حاصل وسائل ہوں گے ان میں جتنا بھی زیادہ سے زیادہ ہو سکا ہم آپ کی تنخواہوں میں اضافہ کریں گے۔ آپ مہربانی کریں اپنے کام پر واپس جائیں، آپ دکھی انسانیت کی خدمت کریں، آپ کا جو پیشہ ہے وہ مسیحا والا ہے، آپ صرف اور صرف تنخواہ کے لئے کام نہیں کرتے بلکہ آپ درد دل کے لئے کام کرتے ہیں اور آپ سے لوگوں کی توقعات بھی یہی ہیں۔ اس دن میٹنگ میں تو انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے ہم آپ کی بات سے مطمئن اور متفق ہیں ہم واپس جا کر اپنے لوگوں سے بات کر کے ان کو سمجھا کر پھر آپ سے بات کریں گے لیکن پھر اس کے بعد اگلے دن انہوں نے احتجاج کیا۔ میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ اس کمیٹی میں ممبر بننا قبول اور منظور کریں تو جس دن میٹنگ ہو گی میں آپ کو اطلاع کروں گا، آپ بھی ہمارے ساتھ بیٹھیں اور اس مسئلے میں ہم آپ کی رہنمائی اور کوشش سے اس کو حل کرنا چاہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ روبینہ شاہین وٹو: جناب سپیکر! میں بہت مشکور ہوں اور میرے بھائی نے جو جواب دیا ہے اس سے میں مطمئن بھی ہوں۔ اس مسئلے پر میری ایک اور گزارش ہے کہ جو غریب لوگ پنجاب کے دور دراز دیہات سے سرکاری ہسپتالوں کے گراؤنڈ میں دھکے کھا رہے ہیں، پنجاب حکومت کا سستی روٹی کا بڑا خوبصورت پروگرام ہے تو میری آپ سے گزارش ہے کہ جب تک ڈاکٹروں کی ہڑتال ختم نہیں ہوتی تو ہسپتالوں کے گراؤنڈ میں یا یہاں مسافر خانوں میں جو لوگ موجود ہیں اور واپس بھی نہیں جا سکتے تو سرکاری تنور لگا کر بے شک دال روٹی کھلائیں یا کوئی ایسا بندوبست کریں کہ جو غریب لوگ وہاں بیٹھے ہوئے ہیں ان کو وہاں پر مفت روٹی مل سکے تو میں اپنے بھائی کی بہت مشکور ہوں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، جب آپ کمیٹی میں ہوں گی تو وہاں پر یہ سارا کچھ دیکھ لیجئے گا۔

محترمہ فوزیہ بہرام: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فوزیہ بہرام صاحبہ! ذرا جلدی بات کر لیں۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! میں نے آپ سے بات کرنی ہے اور میرا point of order directly آپ سے concerned ہے۔۔۔

محترمہ نسیم ناصر خواجہ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں آپ کی بات کاٹ رہا ہوں، میں ابھی آپ کو floor دیتا ہوں۔ لاء منسٹر صاحب! انہوں نے کہا ہے کہ وہ ایک قرارداد پیش کرنا چاہتی ہیں تو آپ ذرا دیکھ لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! انہوں نے مجھ سے بات کی ہے اور میں ان کی بات سے متفق ہوں اگر معزز ممبر قرارداد پیش کرتی ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایسا واقعہ ہے جس پر اس معزز ایوان کی طرف سے آج ہی مذمتی قرارداد آنی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر آف ایجوکیشن تشریف رکھیں۔ فوزیہ بہرام صاحبہ کی بات کے فوراً بعد قرارداد آنے لگی ہے۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! میری مختصر بات ہے کہ آج Question Hour میں میرا سوال mineral water کے متعلق تھا جو کہ directly Health Department سے متعلقہ ہے اس میں پنجاب میں بہت بڑا گھناؤنا کام ہو رہا ہے اس کو میں نے point out کیا تھا اور آج محکمہ صحت کے سوالات تھے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پانچ منٹ وقت اور بڑھایا جاتا ہے۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! اس میں نہ تو وزیر صحت نے کہا کہ میں سوالوں کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں تو کیا میں یہ سمجھوں کہ یہ Monday کو پھر carry out ہوں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! یہ کہہ دیا گیا تھا اور سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ کہہ دیا گیا ہے اور سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔آپ کو کاپی provide کروا دیتا ہوں۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! کیا پھر میرا سوال دوبارہ لیں گے ؟کیونکہ یہ کہنے اور رکھنے کی بات نہیں ہے۔ It is very serious. My question about mineral water is not being taken کہہ دیا گیا اور رکھ دیا گیا،اس طریقے کے ساتھ ہم لوگوں کے صحت کے مسائل حل نہیں کر سکتے،اگر آسانی کے ساتھ حل کر سکتے تو ان کو کہہ دیا اور رکھ دیا کی بجائے ایک عملی کوشش کر کے حل کرنے چاہیئں تو کیا میرے اس سوال کو Monday کو دوبارہ لیں گے ؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میں اس کو چیک کر لیتا ہوں،آپ تشریف رکھیں، میں آپ کو ابھی بتاتا ہوں۔ اب محترمہ نسیم ناصر خواجہ قرارداد پیش کرنا چاہتی ہیں تو پہلے قواعد کو معطل کرنے کی تحریک پیش کریں۔

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

محترمہ نسیم ناصر خواجہ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے شمالی وزیرستان کے علاقے دتہ خیل میں امریکی ڈورن حملے کے سلسلے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے شمالی وزیرستان کے علاقے دتہ خیل میں امریکی ڈورن حملے کے سلسلے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے شمالی وزیرستان کے علاقے

دتہ خیل میں امریکی ڈورن حملے کے سلسلے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب میں محترمہ نسیم ناصر خواجہ کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

تحصیل دتہ خیل شمالی وزیرستان میں امن جرگے پر امریکی ڈرون حملے کی شدید مذمت اور امریکی حکام سے معافی طلب کرنے کا مطالبہ

محترمہ نسیم ناصر خواجہ: میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"یہ ایوان کل مورخہ 17۔مارچ 2011 کو شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل میں منعقد ہونے والے امن جرگے پر امریکی ڈرون حملے کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ یہ ایوان اس ظالمانہ حملے میں قبائلی عمائدین اور معصوم پر امن شہریوں کی شہادت پر شدید رنج اور دکھ کا اظہار کرتا ہے۔ یہ ایوان اس حملے کو پاکستان کی خود مختاری اور سالمیت پر براہ راست حملہ تصور کرتا ہے۔ اس ایوان کی یہ رائے ہے کہ امریکی شہری ریمنڈ ڈیوس کی رہائی کے اگلے ہی روز اس حملے کی صورت میں امریکا نے ہمیں اپنے شہری کو قید کرنے کی سزا دی ہے۔ یہ ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس معاملے کو عالمی سطح پر اٹھایا جائے اور امریکا سے معافی طلب کی جائے نیز ڈرون حملوں کے حوالے سے واضح پالیسی اپنائی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان کل مورخہ 17۔مارچ 2011 کو شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل میں منعقد ہونے والے امن جرگے پر امریکی ڈرون حملے کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ یہ ایوان اس ظالمانہ حملے میں قبائلی عمائدین اور معصوم پر امن شہریوں کی شہادت پر شدید رنج اور دکھ کا اظہار کرتا ہے۔ یہ ایوان اس حملے کو پاکستان کی خود مختاری اور سالمیت پر براہ راست حملہ تصور کرتا ہے۔ اس ایوان کی یہ رائے ہے کہ امریکی شہری ریمنڈ ڈیوس کی رہائی کے اگلے ہی روز اس حملے کی صورت میں امریکا نے ہمیں

اپنے شہری کو قید کرنے کی سزا دی ہے۔ یہ ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس معاملے کو عالمی سطح پر اٹھایا جائے اور امریکا سے معافی طلب کی جائے نیز ڈرون حملوں کے حوالے سے واضح پالیسی اپنائی جائے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان کل مورخہ 17۔مارچ 2011 کو شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل میں منعقد ہونے والے امن جرگے پر امریکی ڈرون حملے کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ یہ ایوان اس ظالمانہ حملے میں قبائلی عمائدین اور معصوم پر امن شہریوں کی شہادت پر شدید رنج اور دکھ کا اظہار کرتا ہے۔ یہ ایوان اس حملے کو پاکستان کی خود مختاری اور سالمیت پر براہ راست حملہ تصور کرتا ہے۔ اس ایوان کی یہ رائے ہے کہ امریکی شہری ریمنڈ ڈیوس کی رہائی کے اگلے ہی روز اس حملے کی صورت میں امریکا نے ہمیں اپنے شہری کو قید کرنے کی سزا دی ہے۔ یہ ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس معاملے کو عالمی سطح پر اٹھایا جائے اور امریکا سے معافی طلب کی جائے نیز ڈرون حملوں کے حوالے سے واضح پالیسی اپنائی جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ نسیم ناصر خواجہ میں آپ کو بھی اس ایوان میں قرارداد پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ جی، اعجاز احمد خان صاحب!

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! میں اسی واقعہ کے حوالے سے عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاؤس کا وقت مزید دو منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! یہ ہماری بڑی بد قسمتی ہے کہ ڈرون حملے جو ہیں، آپ تفصیلات دیکھئے کہ دتہ خیل میں قبائلی عمائدین اور وہاں کا جو امن جرگہ کام کر رہا ہے، وہاں دہشت گردی کا کوئی element نہیں تھا۔ وہاں پر چھ ڈرون میزائل داغے گئے ہیں اور چھ شمالی وزیرستان میں داغے گئے ہیں۔ کل بارہ میزائل داغے گئے ہیں۔ جس کے نتیجے میں 84 معصوم پاکستانی شہریوں کی جانوں سے کھیلا گیا ہے۔ اس پر صدرِ پاکستان نے کہا ہے کہ امریکہ معافی مانگے اور چیف آف آرمی سٹاف نے کہا ہے کہ ہم عوام کے حقوق کا تحفظ کریں گے۔ اس وقت اقدامات کرنے کی ضرورت ہے صرف معافی سے بات نہیں چلے گی۔

جناب سپیکر! یہ ڈرون حملے اگر پاکستان کی سرزمین سے کئے جائیں تو ان کو روکنے کی ذمہ داری کس کی ہے، کیا یہ وفاقی حکومت کی ذمہ داری نہیں ہے اور کیا یہ افواجِ پاکستان کی ذمہ داری نہیں ہے؟ ہم اس بات کی کس سے بھیک مانگ رہے ہیں کہ آپ معافی مانگیں، معافی کی ضرورت نہیں ہے، ڈرون حملوں کے plat forms جہاں سے یہ اُڑتے ہیں ان کا خاتمہ ہونا چاہئے۔ وفاقی حکومت کو اپنی ذمہ داری کو پہچاننا چاہئے اور افواج پاکستان سے پاکستان کی عوام کو بہت ساری اُمیدیں وابستہ ہیں ان کو حرکت میں آنا چاہئے۔ اس طرح پاکستانی عوام کے جان و مال کے ساتھ کھیلا جانا ہم سب کے لئے باعثِ شرم ہے۔ یہ آج کا سب سے بڑا واقعہ تھا اور میں سمجھتا ہوں کہ ہماری معزز ممبر مبارکباد کی مستحق ہیں جو rightly اس پر قرارداد لے کر آئی ہیں۔ قومی خودداری اور قومی غیرت کا یہ تقاضا ہے، آزادی کا یہ تقاضا ہے، اگر آزادی حاصل کرنے کے لئے جانیں دینی پڑتی ہیں تو اس کو برقرار رکھنے کے لئے بھی بڑے فیصلے کرنے پڑتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خان صاحب! اب ہمیں نماز جمعہ پڑھنی چاہئے۔ آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس مورخہ 21۔مارچ 2011 بروز سوموار 3 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔